INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN
ہفت روزہ

ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

۳۷

۱۹ر تا ۲۵ر رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ بمطابق ۹ تا ۱۵ فروری ۱۹۹۶ء

انسانی حقوق

عیسائی حضرات کے لئے لمحۂ فکریہ

مرزا غلام احمد قادیانی اور دعوائے وحی

صلیبی ذہنیت کی غلامی میں جکڑا ہوا یورپ

عالمی میڈیا کی دوغلی پالیسی

مرزائیت

لاہوری گروہ کے عقائد کا جائزہ

ڈاکٹر عبد السلام کی سترویں سالگرہ

حالات کے سامنے جھکنا

بندۂ مومن کا کام نہیں

بطور دوا' الکحل والی دواؤں کا استعمال

سوال..... ہومیو پیتھک دواؤں میں الکحل ہوتا ہے کیا یہ الکحل کی مقدار اس میں ہونے سے دوا استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(سید زاہد حسین کراچی)

جواب..... ہومیو پیتھک دواؤں کا بلا ضرورت فقط حصول طاقت کے لئے استعمال صحیح نہیں البتہ طبی ضرورت کے پیش نظر بطور دوا و علاج کے استعمال درست ہے۔ بشرطیکہ ماہر فن مسلمان ڈاکٹر اس کو تجویز کرے۔

لان الحرمۃ ساقطۃ عند الاستشفاء الاتریٰ ان العطشان یجوز له شرب الخمر والجائع یحل لهٔ اکل المیتۃ۔۔۔الخ (البحرالرائق ج ا ص ۱۲۱)

فقہاء کرام کی توہین کرنے والا گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے فوراً" توبہ کرے۔

سوال..... ایک آدمی نے میرے سامنے فقہاء کرام کو ان الفاظ سے تعبیر کیا!

آج کل جتنی بدعات ہیں ان لوگوں کی پھیلائی ہوئی ہیں گویا کہ اس آدمی کے طرز تکلم سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ یہ شخص فقہاء امت کو حقیر سمجھتا ہے۔ اس شخص نے مذکورہ بات اس وجہ سے کی جب اس سے یہ کہا گیا کہ اگر کوئی عالم دین سادات کا کفو ہے تو وہ سادات سے نکاح کر سکتا ہے فقہاء نے اس کی اجازت دی ہے۔ یہ سننے کے بعد اس شخص نے فقہاء کو بدعتی اور توہین آمیز کلمات کہے۔

از روئے شریعت ایسے شخص کے بارے قانون اسلامی میں کیا حکم ہے! مدلل شفاف محققانہ جواب سے ممنون فرمائیں۔ (ابوالاسد مظفر آباد' آزاد کشمیر)

جواب..... بصورت مسئولہ اس شخص نے فقہاء امت کو بدعتی کہہ کر ان نفوس قدسیہ پر بہتان لگایا ہے حالانکہ فقہاء امت درحقیقت حکماء امت ہیں' جنہوں نے قرآن و سنت کے منشاء کو سمجھا اور اصول و فروع کی شکل میں دین کا ہر ہر مسئلہ ایسا کھول کر بیان کر دیا کہ آج امت کے لئے دین پر عمل آسان ہو گیا۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ انہی فقہاء کرام کا حصہ تھا اور حق تعالیٰ شانہ نے ان مقدس ہستیوں کو چن لیا تھا۔ نیز قرآن و احادیث' فقہاء کی مدح و تعریف پر ناطق ہیں۔

فلولا نفر من کل فرقۃ منهم طآئفۃ لیتفقهوا فی الدین..... (سورہ توبہ)

یرفع الله الذین امنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات۔ (سورہ مجادلہ)

انما یخشی الله من عبادہ العلماء۔ (سورہ فاطر)

عن کثیر بن قیس ۔۔۔قال ابو الدرداء ۔۔۔ سمعت رسول الله ﷺ یقول ۔۔۔وان فضل العالم علی العابد کفضل القمر لیلۃ البدر علی سائر الکواکب وان العلماء ورثۃ الانبیاء لم یورثوا دینارا ولا درهما وانما ورثوا العلم فمن اخذہ اخذ بحظ وافر' رواہ احمد۔ (مشکوۃ ص ۳۴)

عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ فقیه واحد اشد علی الشیطان من الف عابد۔ (مشکوۃ شریف ص ۳۴)

عن عبدالله بن عمرو قال قال رسول الله ﷺ لیس منا من لم یوقر کبیرنا ولم یرحم صغیرنا ومن لم یعرف لعالمنا حقه۔

عن ابی بکرۃ سمعت رسول الله ﷺ یقول عد عالما او متعلما او مستمعا او محبا ولا تکن خامسا۔ (مجموعۃ الفتاویٰ ۱۸۸ ج ۲)

اس شخص نے ان کے وجود مسعود پر تہمت لگا کر گناہ کبیرہ کا ارتکاب کیا ہے۔ اس پر فوراً" توبہ کرنا لازم ہے۔ ورنہ مشاہدہ یہ ہے کہ یہ بدگمانی سلب ایمان کا ذریعہ ہو سکتی ہے۔

نیز اگر اس شخص نے ان فقہاء کے علم و فقہ کی عداوت میں توہین آمیز کلمات کہے تو یہ شخص کافر دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا اس پر تجدید ایمان اور تجدید نکاح لازم ہے۔

فتنہ قادیانیت اور ہماری ذمہ داریاں

سوال..... ایک شخص چھوٹا کاروباری ہے یعنی اس کی کتاب کی دکان ہے' بیکری ہے' جنرل اسٹور ہے' میڈیکل اسٹور ہے' اسٹیٹ ایجنسی ہے' ٹیوشن سینٹر ہے' حجام کی دکان ہے۔ سبزی فروش ہے' ڈرائی کلینر ہے' ڈسپنسری ہے' ہوٹل ہے' غرض کہ بہت سے ایسے حضرات ہیں جو کلرک ہیں وہ لوگ تحفظ ختم نبوت کے لئے کیسے استعمال ہو سکتے ہیں؟ اور بہت سارے ایسے حضرات ہیں جو ریٹائرڈ ہیں وہ لوگ کیسے ختم نبوت کا کام کر سکتے ہیں؟۔ یعنی ان حضرات کے لئے ایسا ممکن طریقہ ہو جو قیامت کے روز رسوائی سے بچ جائیں۔ (جاوید احمد)

جواب..... ان لوگوں کی حکمت کے ساتھ ذہن سازی کی جائے اور ختم نبوت کا لٹریچر ان کو فراوانی کے ساتھ فراہم کیا جائے اور ان کو اس بات پر آمادہ کیا جائے کہ وہ دن بھر میں آنے والے گاہکوں کو اس فتنے کی سنگینی کا احساس دلاتے رہیں اور یہ لٹریچر ان لوگوں کو پیش کر دیا کریں اس طرح ان شاءاللہ وہ امر بالمعروف نہی عن المنکر اور سرکوبی فتنہ قادیانیت کا ایک درجہ میں حق ادا کر سکتے ہیں اور روز قیامت جام کوثر اور شفاعت نبوی ﷺ سے سرفراز ہو سکتے ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ
ختم نبوۃ

جلد ۱۴
شمارہ ۳۷

۱۹ تا ۲۵ رمضان المبارک
بمطابق ۹ تا ۱۵ فروری ۱۹۹۶ء

REGD. NO. SS- 160

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمن جالندھری ○ مولانا اللہ وسایا
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ○ مولانا منظور احمد حسینی
مولانا محمد جمیل خان ○ مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر
حسین احمد نجیب

سرکولیشن منیجر
عبداللہ ملک

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین
ارشد دوست محمد

اس شمارے میں

اداریہ	۴
کن وجوہات کی بناء پر روزہ توڑ دینا جائز ہے؟	۶
عالمی میڈیا کی دوغلی پالیسی	۱۳
حالات کے سامنے جھکنا بندہ مومن کا کام نہیں	۱۵
مرزا غلام احمد قادیانی اور دعوئ وحی	۱۷
مرزائیت۔ لاہوری گروہ کے عقائد کا جائزہ	۲۰

قیمت ۳ روپے

بیرون ملک چندہ
امریکہ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا ۹۰ ڈالر ○ یورپ اور افریقہ ۷۰ ڈالر
○ متحدہ عرب امارات و انڈیا ۵۰ ڈالر
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت — الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۰۴۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵
سہ ماہی ۴۵ روپے

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 514122

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون 7780337 فیکس 7780340

LONDON OFFICE
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

پبلشر: عبدالرحمن باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۰۳ بنوری ٹاؤن کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مشہور قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام کی سترویں سالگرہ

پاکستانی حکومت اور لیڈروں کی طرف سے "سالگرہ" پر گرمجوشی کسی بڑے طوفان کا پیغام ہے؟

یہودیوں کی طرف سے نوبل انعام یافتہ مشہور قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام ان دنوں اٹلی میں ماہرین کی نگرانی میں زیر علاج ہیں۔ پچھلے دنوں خبر آئی تھی کہ وہ ایک پیچیدہ بیماری "پروگریسیو سپرائیو کلا پالسی" کا شکار ہوگئے ہیں۔ اس بیماری کے باعث وہ اٹھنے بیٹھنے اور بات کرنے میں دشواری محسوس کرتے ہیں اور ان کی یاد داشت بھی ختم ہوگئی ہے۔ مذکورہ بیماری کا شکار 'خبر کے مطابق برطانیہ میں صرف چار سو افراد ہوئے' جن میں ڈاکٹر عبدالسلام بھی شامل ہیں۔ خبر میں ان کی عمر ۶۵ سال ظاہر کی گئی تھی۔

تازہ خبر ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام کی سترویں سالگرہ پاکستان میں سرکاری و نیم سرکاری سطح پر تزک و احتشام سے منائی جارہی ہے۔ سنجیدہ حلقوں میں اس خبر پر حیرت کا اظہار کیا گیا کہ ڈاکٹر عبدالسلام کی سالگرہ منانے کی کوئی خبر آج تک تو شائع نہیں کی گئی۔ اب سترویں سالگرہ منانے کا اعلان ہوا اور پاکستانی حکومت نے سرکاری سطح پر سیمیناروں اور تقریبات کا بندوبست کرنا شروع کردیا۔ سرکاری اور حزب اختلاف کے سرکردہ لیڈروں کی طرف سے مبارکباد کے بیانات نشر ہونے لگے۔ سینیٹ کے چیئرمین نے تو یہ تک کہہ دیا کہ:

> اسلام آباد (این این آئی) چیئرمین سینیٹ وسیم سجاد نے کہا ہے کہ پروفیسر عبدالسلام نے پاکستان میں اپنی پروگرام کی بنیاد فراہم کرکے اسے ترقی یافتہ ممالک کے شانہ بشانہ ۲۱ ویں صدی میں داخل ہونے کے قابل بنایا ہے۔ پیر کے روز قائد اعظم یونیورسٹی کی فزکس سوسائٹی کے زیر اہتمام نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام کی ۷۰ ویں سالگرہ کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پروفیسر عبدالسلام زندہ ہیرو ہیں اور سائنسی میدان میں ان کی تیسری دنیا خصوصاً پاکستان کے لئے خدمات ناقابل فراموش ہیں۔
> (روزنامہ جسارت ۳۰ جنوری ۱۹۹۶ء)

عوامی نمائندگی کے ایک اور مدعی نے علماء کرام کو اپنے بیان میں اس طرح ڈانٹنا شروع کردیا کہ:

> کراچی ۲۹ جنوری (اسٹاف رپورٹر) قومی محاذ آزادی کے سربراہ معراج محمد خان نے شہرہ آفاق نوبل انعام یافتہ پاکستانی سائنس داں ڈاکٹر عبدالسلام کو ۷۰ ویں سالگرہ پر مبارکباد پیش کی ہے اور ملکی خدمات کے حوالے سے انہیں زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے اپنے ایک بیان میں انہوں نے مولوی حضرات کی جانب سے ڈاکٹر صاحب کی کردار کشی کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ کچھ لوگ ملک سے اور بعض لوگوں سے ملک پہچانا جاتا ہے ڈاکٹر عبدالسلام کی شخصیت بھی ایسی ہے جن سے پاکستان دنیا بھر میں شناخت کیا جاتا ہے لہٰذا مولوی حضرات ڈاکٹر صاحب کی کردار کشی سے باز رہیں اور ان کی خدمات کا اعتراف کریں۔
> (روزنامہ امن ۳۰ جنوری ۱۹۹۶ء)

بے چارے ڈاکٹر عبدالسلام اپنی تمام تر صلاحیتوں اور جنوب مشرقی ایشیاء کے ملکوں پر عظیم احسان کرنے کے باوجود اپنی صحت کے زمانہ میں سالگرہ کی ایسی تقریبات سے کیوں محروم رہے؟ اچانک پاکستانی حکمرانوں اور لیڈروں کو اپنی غلطی کا احساس ہوگیا؟ ساری سالگرہیں روکھی پھیکی گزر گئیں اب سترویں سالگرہ کو دھوم دھام سے منا کر کیا سارے احسانات کا یکبارگی بدلہ چکایا جارہا ہے؟ یا ساری کارروائی کسی خفیہ اشارے پر ہورہی ہے اور یہ کسی خوفناک طوفان کا پیغام ہے؟ ـــــ یہ سوال ذرا سنجیدگی کے ساتھ مسئلہ کو سمجھنے کی دعوت دے رہا ہے!

ڈاکٹر عبدالسلام کون ہیں؟ قومی اسمبلی اور سینیٹ کا کوئی ممبر اس حقیقت سے لاعلم نہیں ہوسکتا کہ قادیانی گروہ کو ۱۹۷۴ء میں جب غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا تو اس مسئلہ کے ہر پہلو پر بحث ہوئی تھی کہ قادیانیت اسلام کے بالکل خلاف انگریزوں کے اشارے پر وجود میں

آنے والا نیا اختراعی مذہب ہے اور قادیانی' مسلمانوں کے ہمیشہ دشمن ثابت ہوئے ہیں۔ اس گروہ کو جب بھی موقع ملا مسلمانوں کی پیٹھ میں خنجر گھونپنے سے دریغ نہیں کیا۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں مرزا غلام احمد قادیانی کے خاندان نے انگریزوں کا بھرپور ساتھ دیا۔ عراق پر حملے میں انگریزی فوج کی ہمراہی میں رہے۔ تمام اسلامی دنیا میں انگریزوں کی جاسوسی کا فریضہ انجام دیتے رہے۔ قیام پاکستان کی نازک گھڑی میں عین وقت پر باؤنڈری کمیشن کے سامنے اپنے مسلمان ہونے کا انکار کرکے گورداسپور کو ہندوستان کے حوالے کروادیا جس کے نتیجہ میں کشمیر آج تک پاکستان کے لئے خطرناک ترین مسئلہ بنا ہوا ہے۔ ۱۹۴۸ء میں جنگ کشمیر میں قادیانی کمانڈر کا کردار بریگیڈیئر گلزار نے اپنے تازہ مطبوعہ انٹرویو میں خوب بتایا ہے۔ ۱۹۴۹ء' ۱۹۵۱ء اور ۱۹۷۳ء میں فوجی انقلاب کے ذریعے پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کی سازشیں تیار کیں۔ ۱۹۶۵ء میں پاکستان کو بے مقصد جنگ میں جھونک دیا۔ ۱۹۷۱ء میں مشرقی پاکستان کو بنگلہ دیش بنانے میں ایم ایم احمد نے اہم کردار ادا کیا۔ اس گروہ کے سرکردہ فرد وزیر خارجہ سر ظفراللہ قادیانی نے قائداعظم کے جنازہ میں یہ کہہ کر شرکت سے انکار کردیا کہ مجھے مسلمان حکومت کا کافر وزیر سمجھو یا کافر حکومت کا مسلمان وزیر۔ قومی اسمبلی کی پوری کارروائی مطبوعہ شکل میں مختلف پیرائیوں میں بازار میں دستیاب ہے۔ پیپلزپارٹی کے سابق رہنما اور سینیٹ کی ذمہ دار کرسی پر براجمان سیاستدان سمیت تہنیت شائع کرانے والے ان تمام لیڈروں کی ماضی کے تمام تاریخی حقائق سے اس طرح چشم پوشی کا مسلمان تصور بھی نہیں کرسکتے۔

بقول جسٹس صمدانی' جو گروہ ختم نبوت کی سنگلاخ زمین میں نبوت کا پودا اگاسکتا ہے' جس گروہ کا بانی قرآن کریم کی آیات کو توڑ موڑ کر اپنی وحی قرار دے لیتا ہو' اس گروہ کے ایک فرد کو پاکستان ہی نہیں جنوب مشرقی ایشیا کے لئے ایٹمی قوت کا ہیرو قرار دے دیا جائے تو یاد رکھئے حقائق اپنی جگہ کبھی نہیں چھوڑ سکتے اور ڈاکٹر عبدالقدیر خاں کا مقام نہیں گرایا جاسکتا۔ اسی طرح جس شخص نے محمد ﷺ کی ابدی غلامی کا جواء اتار کر انگریزی نبی مرزا غلام احمد قادیانی کی غلامی کا قلادہ گلے میں ڈال لیا ہو اس کی کردار کشی کا الزام علماء پر عائد کرنا باعث حیرت ہے۔ کسی عیسائی' ہندو' یہودی' کیمونسٹ کہلانے والے کو ان ناموں سے پکارنا کردار کشی کے زمرے میں نہیں آسکتا تو قادیانی کو قادیانی کے لقب سے یاد کرنا کس قانون یا اخلاق کی رو سے کردار کشی کہلائے گا؟ جبکہ اسلام میں ہر وہ شخص کافر (انکار کرنے والا) ہے جو محمد عربی ﷺ کی تشریف آوری کے بعد کسی اور نبی کا پیروکار ہو' قرآن کے علاوہ کسی اور وحی پر ایمان رکھتا ہو' سنت نبوی کو چھوڑ کر کسی اور طریقے کو ذریعہ نجات سمجھتا ہو' اسلام کے حلال کو حرام اور حرام کو حلال جانتا ہو وغیرذلک۔ البتہ قادیانی' کافروں کی دوسری اقسام سے بوجوہ شدید ترین کافر ہیں۔ انہی میں سے دو بڑی وجوہ نئے جعلی نبی پر ایمان اور اس کے باوجود اپنی علیحدہ شناخت کے بجائے مسلمان ہونے پر اصرار بھی ہے۔

سترویں سالگرہ پر گرمجوشی کے حالیہ رنگ سے طبعاً" یہ سوال سطح ذہن پر ابھرتا ہے کہ دو عشروں سے زیادہ عرصہ گزر گیا ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی نے پاکستان کو لعنتی ملک قرار دے کر کوچہ جاناں میں مستقل بسیرا کرلیا۔ پاکستانی لیڈروں کو اس کے فراق نے آج تک بے کل نہ کیا۔ اب تیسرا عشرہ شروع ہوچکا تو یکایک قصائد فراق پڑھے جانے لگے۔ طاق نسیان سے ایٹمی موتیوں کی لڑیاں نمودار ہونے لگیں۔ آخر یہ انقلاب کیسا؟ کسی خفیہ ڈوری نے کٹھ پتلیوں کا تماشاتو نہیں دکھایا؟ قادیانی اور دیگر لادین عناصر ایک عرصہ سے آٹھویں ترمیم کے خاتمہ کا مطالبہ کررہے ہیں۔ اب اس میں دیگر ترامیم کے خاتمہ کی آواز بھی شامل کی جارہی ہے۔ یہ کیفیت اس اندیشے کی طرف اشارہ کررہی ہے کہ بھولے بسرے شخص کی زندگی بھر میں صرف سترویں سالگرہ پر اس قدر سرکاری سطح سے گرمجوشی کا اظہار کہیں کسی بڑے آئینی و سیاسی طوفان کا پیغام تو نہیں ہے؟

کن وجوہات سے روزہ توڑدینا اور چھوڑنا جائز ہے کن سے نہیں؟

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

بیماری بڑھ جانے یا اپنی یا بچے کی ہلاکت کا خدشہ ہو تو روزہ توڑنا جائز ہے

س..... مسئلہ یہ معلوم کرنا ہے کہ ایک شخص کو قے آجاتی ہے اب اس کا روزہ رہا کہ نہیں یا اگر کوئی مرد یا عورت روزہ رکھنے میں بیماری بڑھ جانے یا جان کا خطرہ محسوس کرے تو کیا وہ روزہ توڑ سکتا ہے؟

ج..... اگر آپ سے آپ قے آگئی تو روزہ نہیں گیا خواہ تھوڑی ہو یا زیادہ۔ اور اگر خود اپنے اختیار سے قے کی اور منہ بھر کر ہوئی تو روزہ ٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔

اگر روزے دار اچانک بیمار ہو جائے اور اندیشہ ہو کہ روزہ نہ توڑا تو جان کا خطرہ ہے' یا بیماری کے بڑھ جانے کا خطرہ ہے ایسی حالت میں روزہ توڑ نا جائز ہے۔

اسی طرح اگر حاملہ عورت کی جان کو یا بچے کی جان کو خطرہ لاحق ہو جائے تو روزہ توڑ دینا درست ہے۔

بیماری کی وجہ سے اگر روزے نہ رکھ سکے تو قضا کرے

س..... میں شروع سے ہی رمضان شریف کے روزے رکھتی تھی لیکن آج سے پانچ سال قبل یرقان ہو گیا جس کی وجہ سے میں آٹھ نو ماہ تک بستر پر رہی ویسے میں تقریباً ۱۲ سال سے معدہ میں خرابی اور گیس کی مریض ہوں لیکن یرقان ہونے کے بعد مجھے پیاس اتنی لگتی ہے کہ روزہ رکھنا محال ہو گیا ہے جس کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوں۔ پچھلے سال میں نے رمضان کا پہلا روزہ رکھا لیکن صبح نو بجے ہی پیاس کی وجہ سے بدحال ہو گئی اس وجہ سے مجھے روزہ توڑنا پڑا۔ آپ براہ مہربانی مجھے یہ بتائیں کہ روزہ توڑنے کا کفارہ کیا ہے اور جو روزے نہیں رکھے گئے ان کا کفارہ کیا ہے؟

ج..... آپ نے رمضان کا جو روزہ توڑا وہ عذر کی وجہ سے توڑا اس لئے اس کا کفارہ آپ کے ذمہ نہیں بلکہ صرف قضا لازم ہے۔ اور جو روزے آپ بیماری کی وجہ سے نہیں رکھ سکیں ان کی جگہ بھی قضا روزے رکھ لیں۔ آئندہ بھی اگر آپ رمضان مبارک میں بیماری کی وجہ سے روزے نہیں رکھ سکتیں تو سردیوں کے موسم میں قضا رکھ لیا کریں' اور چھوٹے دنوں میں بھی روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رہی تو اس کے سوا چارہ نہیں کہ ان روزوں کا فدیہ ادا کر دیں' ایک دن کے روزے کا فدیہ صدقہ فطر کے برابر ہے۔

کن وجوہات سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے

س..... کون سے عذرات کی بناء پر روزہ نہ رکھنا جائز ہے؟

ج..... ا۔ رمضان شریف کے روزے ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہیں اور بغیر کسی صحیح عذر کے روزہ نہ رکھنا حرام ہے۔

۲۔ اگر نابالغ لڑکا لڑکی روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہوں تو ماں باپ پر لازم ہے کہ ان کو بھی روزہ رکھوائیں۔

۳۔ جو بیمار روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو اور روزہ رکھنے سے اس کی بیماری بڑھنے کا اندیشہ نہ ہو اس پر بھی روزہ رکھنا لازم ہے۔

۴۔ اگر بیماری ایسی ہو کہ اس کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا یا روزہ رکھنے سے بیماری بڑھ جانے کا خطرہ ہو تو اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ مگر جب تندرست ہو جائے تو بعد میں ان روزوں کی قضا اس کے ذمہ فرض ہے۔

۵۔ جو شخص اتنا ضعیف العمر ہو کہ روزہ کی طاقت نہیں رکھتا' یا ایسا بیمار ہو کہ نہ روزہ رکھ سکتا ہے اور نہ صحت کی امید ہے' تو وہ روزے کا فدیہ دے دیا کرے یعنی ہر روزے کے بدلے میں صدقہ فطر کی مقدار غلہ یا اس کی قیمت کسی مسکین کو دے دیا کرے یا صبح و شام ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کرے۔

۶۔ اگر کوئی شخص سفر میں ہو' اور روزہ رکھنے میں مشقت لاحق ہونے کا اندیشہ ہو تو وہ بھی قضا کر سکتا ہے۔ دوسرے وقت میں اس کو روزہ رکھنا لازم ہو گا۔ اور اگر سفر میں کوئی مشقت نہیں تو روزہ رکھ لینا بہتر ہے۔ اگرچہ روزہ نہ رکھنے اور بعد میں قضا کرنے کی بھی اس کو اجازت ہے۔

۷۔ عورت کو حیض و نفاس کی حالت میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔ مگر رمضان شریف کے بعد اتنے دنوں کی قضا اس پر لازم ہے۔

۸۔ بعض لوگ بغیر عذر کے روزہ نہیں رکھتے اور بیماری یا سفر کی وجہ سے روزہ چھوڑ دیتے ہیں اور پھر بعد میں قضا بھی نہیں کرتے' خاص طور پر عورتوں کے جو روزے ماہواری کے ایام میں رہ جاتے ہیں وہ ان کی قضا رکھنے میں سستی کرتی ہیں۔ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

کام کی وجہ سے روزہ چھوڑنے کی اجازت نہیں

س... ہم گلف میں رہنے والے پاکستانی باشندے رمضان المبارک کے روزے صرف اس وجہ سے پورے نہیں رکھ سکتے کہ یہاں رمضان کے دوران شدید ترگرمی ہوتی ہے اور کام بھی محنت کا ہوتا ہے

کہ عام حالت میں دو گھنٹے کے کام میں دس بارہ گلاس پانی پی لیا جاتا ہے اگر ہم روزے نہ رکھیں تو کیا حکم ہے؟

ج…… کام کی وجہ سے روزے چھوڑنے کا حکم نہیں۔ البتہ مالکوں کو حکم دیا گیا ہے کہ رمضان میں مزدوروں اور کارکنوں کا کام ہلکا کریں۔ آپ لوگ جس کمپنی میں ملازم ہیں اس سے اس کا مطالبہ کرنا چاہئے۔

سخت کام کی وجہ سے روزہ چھوڑنا

س…… ہمارے چند مسلمان بھائی ابوظہبی' متحدہ عرب امارات میں صحرا کے اندر تیل نکالنے والی کمپنی میں کام کرتے ہیں اور کمپنی کا کام ۲۴ گھنٹے چلتا رہتا ہے۔ لوہے' مشینوں اور تپتی ریت کی گرمی کی وجہ سے روزہ دار کی زبان منہ سے باہر نکل آتی ہے اور گلا خشک ہو جاتا ہے اور بات تک کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور کمپنی کے مالکان مسلمان اور غیر مسلم ہیں اور کام کرانے والے بھی اکثر غیر مسلم ہیں جو کہ رمضان المبارک کے بابرکت مہینے کی رعایت ملازمین کو نہیں دیتے۔ یعنی کام کے اوقات کو کم نہیں کرتے۔ تو اس حالت میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

ج…… کام کی وجہ سے روزہ چھوڑنے کی تو اجازت نہیں اس لئے روزہ تو رکھ لیا جائے لیکن جب روزے میں حالت مخدوش ہو جائے تو روزہ توڑ دے۔ اس صورت میں قضا واجب ہوگی کفارہ لازم نہیں آئے گا۔

فتاویٰ عالمگیریہ (۲۰۸ ج۱) میں ہے۔

المحترف المحتاج الی نفقته علم انه لو اشتغل بحرفته یلحقه ضرر مبیح للفطر یحرم علیه الفطر قبل ان یمرض۔ کذافی القنیة۔

امتحان کی وجہ سے روزے چھوڑنا اور دوسرے سے رکھوانا

س…… اگر کوئی شخص طالب علم ہو اور وہ رمضان کی وجہ سے امتحان کی تیاری نہ کر سکتا ہو تو اس کے والدین' بہن بھائی اور دوست اسے ہدایت کریں کہ وہ روزہ نہ رکھے اور اس کے عوض تیس کے بجائے چالیس روزے کسی دوسرے سے رکھوا دیئے جائیں گے تو کیا ایسے طالب علم کو روزے چھوڑ دینے چاہئیں؟ کیا جو روزے اس کا عزیز اس کو رکھ دے گا وہ دربار خداوندی میں قبول ہو جائیں گے' اس بارے میں کیا حکم ہے؟

ج…… امتحان کے عذر کی وجہ سے روزہ چھوڑنا جائز نہیں' اور ایک شخص کی جگہ دوسرے کا روزہ رکھنا درست نہیں۔ نماز اور روزہ دونوں خالص بدنی عبادتیں ہیں۔ ان میں دوسرے کی نیابت جائز نہیں۔ بس طرح ایک شخص کے کھانا کھانے سے دوسرے کا پیٹ نہیں بھرتا' اسی طرح ایک شخص کے نماز پڑھنے یا روزہ رکھنے سے دوسرے کے ذمہ کا فرض ادا نہیں ہوتا۔

امتحان اور کمزوری کی وجہ سے روزہ قضا کرنا گناہ ہے۔

س…… پچھلے دنوں میں نے انٹر سائنس کا امتحان دیا اور ان دنوں میں نے بہت محنت کی اس کے فوراً بعد رمضان شروع ہو گیا اب چند دنوں بعد پریکٹیکل ٹیسٹ شروع ہونے والے ہیں میری تیاری نہیں ہو رہی ہے کیونکہ روزہ رکھنے کے بعد مجھ پر ذہنی غنودگی چھائی رہتی ہے اور ہر وقت سخت نیند آتی ہے کچھ پڑھنا چاہوں بھی تو نیند کی وجہ سے ممکن نہیں ہوتا۔ اصل میں اب مجھ میں اتنی قوت اور توانائی نہیں ہے کہ میں روزے کے ساتھ ساتھ ذہنی طور پر کچھ پڑھ سکوں۔ کیا اس حالت میں' میں روزہ رکھ سکتی ہوں؟ اگر روزہ رکھتی ہوں تو پڑھائی نہیں ہو سکتی ہے کیونکہ کمزوری بہت ہو جاتی ہے اور مجھ میں توانائی بہت کم ہے۔

س…… کیا پڑھائی روزے سے بڑھ کر فرض ہے؟

س…… کیا اس حالت میں (کمزوری کی حالت) مجھ پر روزہ فرض ہے؟

ج…… اگر روزہ رکھنے کی طاقت ہے تو روزہ فرض ہے۔

س…… اور اگر میں روزہ نہ رکھوں تو اس کا کفارہ کیا ادا کرنا ہوگا؟

ج…… قضا کا روزہ بھی رکھنا ہوگا اور روزہ قضا کرنے کی سزا بھی برداشت کرنی ہوگی۔

دودھ پلانے والی عورت کا روزہ کی قضا کرنا

س…… ایک ایسی ماں جس کا بچہ سوائے ماں کے دودھ کے کوئی غذا نہ کھا سکتا ہو اس کے لئے ماہ رمضان میں روزے رکھنے کے بارے میں کیا حکم ہے کیوں کہ ماں کے روزے کی وجہ سے بچے کے لئے دودھ کی کمی ہو جاتی ہے اور وہ بھوکا رہتا ہے۔

ج…… اگر ماں یا اس کا دودھ پیتا بچہ روزے کا تحمل نہیں کر سکتے تو عورت روزہ چھوڑ سکتی ہے۔ بعد میں قضا رکھ لے۔

سخت بیماری کی وجہ سے فوت شدہ روزوں کی قضا اور فدیہ

س…… میرا مسئلہ یہ ہے کہ میری اکثر ناک بند رہتی ہے' اس کا تقریباً دو بار آپریشن بھی ہو چکا ہے لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ڈاکٹری اور حکمت کا علاج بھی کافی کروا چکا ہوں' لیکن ان سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا اگر گرم چیز کھانے سے تقریباً ایک طرف کی ناک کھل جاتی ہے اور سانس پھنس کر آنے لگتا ہے۔ لیکن لیٹ جانے کی صورت میں وہ بھی بند ہو جاتی ہے اور سانس پھنس کر آنے لگتا ہے جس سے نیند نہیں آتی۔ دوا ڈالنے سے ناک کھل جاتی ہے صرف ۵ گھنٹے کے لئے' واضح رہے کہ دوا ناک میں ڈالتے ہوئے اکثر حلق میں بھی آ جاتی ہے' برائے مہربانی اب آپ یہ تحریر کریں کہ روزہ ہونے کی صورت میں کیا میں ناک میں دوا ڈال سکتا ہوں' یاد رہے کہ اگر وہ ناک میں نہ ڈالی تو ایک پل بھی سو نہ سکوں گا۔ برائے

اعتکاف کے احکام و مسائل

مولانا مفتی محمد تقی عثمانی

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں:۔

ا..... **اعتکاف مسنون۔** یہ وہ اعتکاف ہے جو صرف رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اکیسویں شب سے عید کا چاند دیکھنے تک کیا جاتا ہے' چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال ان دنوں میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے' اس لئے اس کو اعتکاف مسنون کہتے ہیں۔

ا..... **اعتکاف نفل۔** وہ اعتکاف جو کسی بھی وقت کیا جا سکتا ہے۔

ا..... **اعتکاف واجب۔** وہ اعتکاف ہے جو نذر کرنے' یعنی منت ماننے سے واجب ہو گیا ہو' یا کسی مسنون اعتکاف کو فاسد کرنے سے اس کی قضا واجب ہو گئی ہو۔

چونکہ ان تینوں قسموں کے احکام علیحدہ ہیں' اس لئے ہر ایک کے مسائل ذیل میں جداگانہ تحریر کئے جاتے ہیں۔

اعتکاف مسنون

رمضان المبارک کے آخری عشرے میں جو اعتکاف کیا جاتا ہے وہ اعتکاف مسنون ہے۔ اس اعتکاف کا وقت بیسواں روزہ پورا ہونے کے دن غروب آفتاب سے شروع ہوتا ہے' اور عید کا چاند ہونے تک باقی رہتا ہے۔ چونکہ اس اعتکاف کا آغاز اکیسویں شب سے ہوتا ہے' اور رات غروب آفتاب سے شروع ہو جاتی ہے' اس لئے اعتکاف کرنے والے کو چاہئے کہ بیسویں روزے کو مغرب سے اتنے پہلے مسجد کی حدود میں پہنچ جائے کہ غروب آفتاب مسجد میں ہو۔

رمضان شریف کے عشرہ اخیرہ کا یہ اعتکاف سنت موکدہ علی الکفایہ ہے یعنی ایک بستی یا محلے میں کوئی ایک شخص بھی اعتکاف کرلے تو تمام محلہ کی طرف سے سنت ادا ہو جائے گی' لیکن اگر سارے محلے میں سے کسی ایک نے بھی اعتکاف نہ کیا تو سارے محلے والوں پر ترک سنت کا گناہ ہوگا۔ (شامی)

محلے والوں کی ذمہ داری

ا۔ اس سے واضح ہو گیا کہ یہ ہر محلے والوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ پہلے سے یہ تحقیق کریں کہ ہماری مسجد میں کوئی شخص اعتکاف میں بیٹھ رہا ہے یا نہیں؟ اگر کوئی آدمی نہ بیٹھ رہا ہو تو فکر کر کے کسی کو بٹھائیں۔

۲۔ لیکن کسی شخص کو اجرت دے کر اعتکاف میں بٹھانا جائز نہیں' کیونکہ عبادت کے لئے اجرت دینا اور لینا دونوں ناجائز ہیں۔ (شامی)

اگر محلے والوں میں سے کوئی شخص بھی کسی مجبوری کی وجہ سے اعتکاف میں بیٹھنے کے لئے تیار نہ ہو تو کسی دوسرے محلے کے آدمی کو اپنی مسجد میں اعتکاف کرنے کے لئے تیار کرلیں' دوسرے محلے کے آدمی کے بیٹھنے سے بھی اس محلے والوں کی سنت ان شاء اللہ ادا ہو جائے گی۔

(فتاویٰ دار العلوم دیو بند مکمل ص ۵۱۲ ج ۶)

اعتکاف کا رکن اعظم یہ ہے کہ انسان اعتکاف کے دوران مسجد کی حدود میں رہے' اور حوائج ضروریہ کے سوا (جن کی تفصیل آگے آرہی ہے) ایک لمحے کے لئے بھی مسجد کی حدود سے باہر نہ نکلے' کیونکہ اگر معتکف ایک لمحے کے لئے بھی شرعی ضرورت کے بغیر حدود مسجد سے باہر چلا جائے تو اس سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔

حدود مسجد کا مطلب

بہت سے لوگ حدود مسجد کا مطلب نہیں سمجھتے' اور اس بنا پر ان کا اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے' اس لئے خوب اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ حدود مسجد کا مطلب کیا ہے؟

عام بول چال میں تو مسجد کے پورے احاطے کو مسجد ہی کہتے ہیں' لیکن شرعی اعتبار سے یہ پورا احاطہ مسجد ہونا ضروری نہیں' بلکہ شرعاً" صرف وہ حصہ مسجد ہوتا ہے جسے بانی مسجد نے مسجد قرار دے کر وقف کیا ہو۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ زمین کے کسی حصے کا مسجد ہونا اور چیز ہے اور مسجد کی ضروریات کے لئے وقف ہونا اور چیز۔ شرعاً" مسجد صرف اتنے حصے کو کہا جائے گا جسے بنانے والے نے مسجد قرار دیا ہو یعنی نماز پڑھنے کے سوا اس سے کچھ اور مقصود نہ ہو' لیکن تقریباً" ہر مسجد میں کچھ حصہ ایسا ہوتا ہے جو شرعاً" مسجد نہیں ہوتا' لیکن مسجد کی ضروریات کے لئے وقف ہوتا ہے' مثلاً" وضو خانہ' غسل خانہ' استنجا کی جگہ' نماز جنازہ پڑھنے کی جگہ' امام کا حجرہ' گودام وغیرہ۔ اس حصے پر شرعاً" مسجد کے احکام جاری نہیں ہوتے' چنانچہ ان حصوں میں جنابت کی حالت میں جانا بھی جائز ہے' جبکہ اصل مسجد میں جنبی کا داخل ہونا جائز نہیں' اس ضروریات مسجد والے حصے میں معتکف کا جانا بالکل جائز نہیں ہے' بلکہ اگر معتکف اس حصے میں شرعی عذر کے بغیر ایک لمحے کے لئے بھی چلا جائے تو اس سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔

پھر بعض مساجد میں تو ضروریات مسجد والا حصہ اصل مسجد سے بالکل الگ اور ممتاز ہوتا ہے جس کی پہچان مشکل نہیں ہوتی' لیکن بعض مساجد میں یہ

حصہ اصل مسجد سے اس طرح متصل ہوتا ہے کہ ہر شخص اسے نہیں پہچان سکتا' اور جب تک بانی مسجد صراحۃً نہ بتائے کہ یہ حصہ مسجد نہیں ہے اس وقت تک اس کا پتہ نہیں چلتا۔

لہٰذا جب کسی شخص کا کسی مسجد میں اعتکاف کرنے کا ارادہ ہو تو اسے سب سے پہلا کام یہ کرنا چاہئے کہ مسجد کے بانی یا اس کے متولی سے مسجد کی ٹھیک ٹھیک حدود معلوم کرلے' مسجد والوں کو بھی چاہئے کہ وہ مسجد کی حدود کو حتی الامکان واضح اور ممتاز رکھیں' اور بہتر یہ ہے کہ ہر مسجد میں ایک نقشہ مرتب کرکے لگادیا جائے' جس میں مسجد کی حدود واضح کردی گئی ہوں' ورنہ کم از کم بیسویں روزے کو جب معتکفین مسجد میں جمع ہوجائیں تو انہیں زبانی طور پر سمجھادیا جائے کہ مسجد کی حدود کہاں سے کہاں تک ہیں؟

جن مسجدوں میں وضو خانے اصل مسجد سے بالکل متصل ہوتے ہیں وہاں عام طور سے لوگ وضو خانوں کو بھی مسجد کا حصہ سمجھتے ہیں اور اعتکاف کی حالت میں بے کھٹکے وہاں آتے جاتے رہتے ہیں' خوب سمجھ لینا چاہئے کہ اس طرح اعتکاف فاسد ہوجاتا ہے' وضو خانے مسجد کا حصہ نہیں ہوتے' اور معتکف کے لئے وہاں شرعی ضرورت کے بغیر جانا جائز نہیں ہے۔ لہٰذا اعتکاف میں بیٹھنے سے پہلے منتظمین مسجد کی مدد سے واضح طور پر معلوم کرلینا ضروری ہے کہ مسجد کی حدود کہاں ختم ہوگئی ہیں' اور وضو خانے کی حدود کہاں سے شروع ہوئی ہیں۔

اسی طرح مسجد کی سیڑھیاں جن پر چڑھ کر لوگ مسجد میں داخل ہوتے ہیں' وہ بھی عموماً مسجد سے خارج ہوتی ہیں' اس لئے معتکف کو شرعی ضرورت کے بغیر وہاں جانا بھی جائز نہیں ہے۔

بعض مسجدوں کے صحن میں جو حوض بنا ہوتا ہے وہ بھی مسجد سے خارج ہوتا ہے' لہٰذا اس کے بارے میں بھی یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ حوض کے قریب مسجد کی حدود کہاں تک ہیں؟ اور حوض کی حدود کہاں سے شروع ہوئی ہیں؟

جن مسجدوں میں نماز جنازہ پڑھنے کی جگہ الگ بنی ہوتی ہے وہ بھی مسجد سے خارج ہوتی ہے۔ معتکف کو وہاں جانا بھی جائز نہیں ہے۔

بعض مساجد میں امام کی رہائش کے لئے مسجد کے ساتھ ہی کمرہ بنا ہوتا ہے' یہ کمرہ بھی مسجد سے خارج ہوتا ہے' اور اس میں معتکف کا جانا جائز نہیں۔

بعض مسجدوں میں ایسا کمرہ امام کی رہائش کے لئے تو نہیں ہوتا' لیکن امام کی تنہائی کی ضروریات کے لئے بنایا جاتا ہے' اس کمرے کو بھی جب تک بانی مسجد نے مسجد قرار نہ دیا ہو اس وقت تک اسے مسجد نہیں سمجھا جائے گا' اور معتکف کو اس میں بھی جانا جائز نہیں' ہاں اگر بانی مسجد نے اس کے مسجد ہونے کی نیت کرلی ہو تو پھر معتکف اس میں جاسکتا ہے۔

بعض مساجد میں اصل مسجد کے بالکل ساتھ بچوں کو پڑھانے کے لئے جگہ بنائی جاتی ہے' اس جگہ کو بھی جب تک بانی مسجد نے مسجد قرار نہ دیا ہو اس وقت تک معتکف کے لئے اس میں جانا جائز نہیں۔

بعض مساجد میں مسجد کی دریاں' صفیں' چٹائیاں اور دیگر سامان رکھنے کے لئے الگ کمرہ یا کوئی جگہ بنائی جاتی ہے' اس جگہ کا حکم بھی یہی ہے کہ جب تک بنانے والے نے اسے مسجد قرار نہ دیا ہو' یہ جگہ مسجد نہیں ہے' اور معتکف اس میں نہیں جاسکتا۔

اس تفصیل سے واضح ہوا ہوگا کہ اعتکاف کے لئے مسجد کی حدود کو متعین کرنا کس قدر ضروری ہے' لہٰذا معتکف کو اعتکاف شروع کرنے سے پہلے منتظمین مسجد سے حدود مسجد کو اچھی طرح معین کرالینا چاہئے۔

پھر جب مسجد کی حدود معلوم ہوجائیں تو اس کے بعد اعتکاف کے دوران شرعی ضرورت کے بغیر ان حدود سے ایک لمحے کے لئے بھی باہر نہ نکلیں' ورنہ اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

شرعی ضرورت کے لئے نکلنا

شرعی ضرورت سے ہماری مراد یہاں وہ ضروریات ہیں جن کی بنا پر مسجد سے نکلنا شریعت نے معتکف کے لئے جائز قرار دیا ہے' اور اس سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا' یہ ضروریات مندرجہ ذیل ہیں:۔

ا.... پیشاب پاخانے کی ضرورت۔ ۲.... غسل جنابت جبکہ مسجد میں غسل کرنا ممکن نہ ہو۔ ۳.... وضو' جبکہ مسجد میں رہتے ہوئے وضو کرنا ممکن نہ ہو۔ ۴.... کھانے پینے کی اشیاء باہر سے لانا' جبکہ کوئی اور شخص لانے والا موجود نہ ہو۔ ۵.... موذن کے لئے اذان دینے کے مقصد سے باہر جانا۔ ۶.... جس مسجد میں اعتکاف کیا ہے' اگر اس میں جمعہ کی نماز نہ ہوتی ہو تو جمعہ کی نماز کے لئے دوسری مسجد میں جانا۔ ۷.... مسجد کے گرنے وغیرہ کی صورت میں دوسری مسجد میں منتقل ہونا۔ ان ضروریات کے علاوہ کسی اور مقصد سے باہر جانا معتکف کے لئے جائز نہیں۔ اب ان تمام ضروریات کی کچھ تفصیل عرض کی جاتی ہے۔

قضائے حاجت

ا.... معتکف قضائے حاجت یعنی پیشاب پاخانے کی ضرورت سے مسجد سے باہر نکل سکتا ہے' جہاں تک پیشاب کا تعلق ہے' اس کے لئے مسجد کے قریب ترین جس جگہ پیشاب کرنا ممکن ہو وہاں جانا چاہئے۔ لیکن پاخانے کے لئے جانے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر مسجد کے ساتھ کوئی بیت الخلاء بنا ہوا ہے' اور وہاں قضائے حاجت کرنا ممکن ہے تو اسی میں قضائے حاجت کرنا چاہئے کہیں اور جانا درست نہیں' لیکن اگر کسی شخص کے لئے اپنے گھر کے سوا کسی اور جگہ قضائے حاجت طبعاً ممکن نہ ہو یا سخت دشوار ہو تو اس کے لئے جائز ہے کہ اس غرض کے لئے اپنے گھر چلا جائے خواہ مسجد کے قریب بیت الخلاء موجود ہو۔

(شامی)

لیکن جس شخص کو یہ مجبوری نہ ہو' اسے مسجد کا بیت الخلاء ہی استعمال کرنا چاہئے' اگر ایسا شخص مسجد کا بیت الخلاء چھوڑ کر گھر چلا جائے تو بعض علماء کے

نزدیک اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ (شامی)

۲..... لیکن اگر مسجد کا کوئی بیت الخلاء نہ ہو یا اس میں قضائے حاجت ممکن نہ ہو یا سخت دشوار ہو تو قضائے حاجت کے لئے اپنے گھر جانا جائز ہے' خواہ گھر کتنی ہی دور ہو۔ (ایضاً)

۳..... اگر مسجد کے قریب کسی دوست یا عزیز کا گھر موجود ہو تو قضائے حاجت کے لئے اس کے گھر جانا ضروری نہیں' بلکہ اس کے باوجود اپنے گھر میں جانا جائز ہے' خواہ گھر اس دوست یا عزیز کے مکان کے مقابلے میں دور ہو۔ (ایضاً)

۴..... اگر کسی شخص کے دو گھر ہوں تو اس کو چاہئے کہ قریب والے گھر میں جاکر قضائے حاجت کرے' دور والے گھر میں جانے سے بعض علماء کے نزدیک اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ (شامی و عالمگیری)

۵..... اگر بیت الخلاء مشغول ہو تو خالی ہونے کے انتظار میں ٹھہرنا جائز ہے' لیکن ضرورت سے فارغ ہونے کے بعد ایک لمحے کے لئے بھی ٹھہرنا جائز نہیں' اگر ٹھہر گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

(برجندی ص ۲۲۳)

۶..... بیت الخلاء کو جاتے یا وہاں سے آتے وقت راستے میں یا گھر میں کسی کو سلام کرنا' سلام کا جواب دینا یا مختصرات چیت کرلینا جائز ہے' بشرطیکہ اس بات چیت کے لئے ٹھہرنا نہ پڑے۔ (مرقاۃ)

۷..... بیت الخلاء کے لئے جاتے یا وہاں سے آتے وقت تیز چلنا ضروری نہیں آہستہ آہستہ چلنا بھی جائز ہے۔ (عالمگیریہ)

۸..... قضائے حاجت کے لئے جاتے وقت کسی شخص کے ٹھہرانے سے ٹھہرنا نہیں چاہئے' بلکہ چلتے چلتے اسے بتادینا چاہئے کہ میں اعتکاف میں ہوں' اس لئے ٹھہر نہیں سکتا۔ اگر کسی کے ٹھہرانے سے کچھ دیر ٹھہر گیا تو اس سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا' یہاں تک کہ اگر راستے میں کسی قرض خواہ نے روک لیا تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس سے بھی اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے' اگرچہ صاحبینؒ کے نزدیک ایسی مجبوری سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا' اور امام سرخسیؒ نے سہولت کی بناء پر صاحبینؒ ہی کے قول کی طرف رجحان ظاہر کیا ہے۔ (مبسوط سرخسیؒ ص ۱۲۲ ج ۳) لیکن احتیاط اسی میں ہے کہ کسی بھی صورت میں راستے میں نہ ٹھہرے۔

۹..... جب بیت الخلاء جانے کے لئے نکلا ہو تو بیڑی سگریٹ پینا جائز ہے' بشرطیکہ اس غرض سے ٹھہرنا نہ پڑے۔

۱۰..... جب کوئی شخص قضائے حاجت کے لئے اپنے گھر گیا ہو تو قضائے حاجت کے بعد وہاں وضو کرنا بھی جائز ہے۔ (مجمع الانہر ص ۲۵۶ ج ۱)

۱۱..... قضائے حاجت میں استنجاء بھی داخل ہے' لہٰذا جن لوگوں کو قطرے کا مرض ہوتا ہے' وہ اگر صرف استنجاء کے لئے باہر جانا چاہیں تو جاسکتے ہیں' اسی لئے فقہاءؒ نے استنجاء کو قضائے حاجت کے علاوہ خروج کا مستقل عذر قرار دیا ہے۔

(دیکھئے شامی ج ۲ ص ۱۳۲)

معتکف کا غسل

معتکف کو صرف احتلام ہوجانے کی صورت میں غسل جنابت کے لئے مسجد سے باہر جانا جائز ہے' اس میں بھی یہ تفصیل ہے کہ اگر مسجد کے اندر رہتے ہوئے غسل کرنا ممکن ہو' مثلاً کسی بڑے برتن میں بیٹھ کر اس طرح غسل کرسکتا ہو کہ پانی مسجد میں نہ گرے تو باہر جانا جائز نہیں' لیکن اگر یہ صورت ممکن نہ ہو یا سخت دشوار ہو تو غسل جنابت کے لئے باہر جاسکتا ہے۔ (فتح القدیر ص ۱۱۱ ج ۳) اور اس میں بھی یہی تفصیل ہے کہ اگر مسجد کا کوئی غسل خانہ موجود ہے تو اس میں جاکر غسل کریں' لیکن اگر مسجد کا کوئی غسل خانہ نہیں ہے یا اس میں غسل کرنا کسی وجہ سے ممکن نہیں یا سخت دشوار ہے تو اپنے گھر جاکر بھی غسل کرسکتے ہیں۔

غسل جنابت کے سوا کسی اور غسل کے لئے مسجد سے نکلنا جائز نہیں' جمعہ کے غسل یا ٹھنڈک کی غرض سے غسل کرنے کے لئے مسجد سے باہر جانا جائز نہیں' اس غرض سے مسجد سے باہر نکلے گا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ البتہ جمعہ کا غسل کرنا ہو یا ٹھنڈک کے لئے نہانا ہو تو اس کی ایسی صورت اختیار کی جاسکتی ہے جس سے پانی مسجد میں نہ گرے۔ مثلاً کسی ٹب میں بیٹھ کر نہالیں' یا مسجد کے کنارے پر اس طرح غسل کرنا ممکن ہو کہ پانی مسجد سے باہر گرے تو ایسا بھی کرسکتے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ مسنون اعتکاف میں جمعہ کے غسل یا ٹھنڈک کی خاطر غسل کے لئے مسجد سے باہر نہیں جانا چاہئے' ہاں نفلی اعتکاف میں ایسا کرسکتے ہیں' اس صورت میں جتنی دیر غسل کے لئے باہر رہیں گے اتنی دیر اعتکاف معتبر نہیں ہوگا۔

معتکف کا وضو

۱..... اگر مسجد میں وضو کرنے کی ایسی جگہ موجود ہے کہ معتکف خود تو مسجد میں رہے' لیکن وضو کا پانی مسجد سے باہر گرے' تو وضو کے لئے مسجد سے باہر جانا جائز نہیں' چنانچہ ایسی صورت میں معتکف کو وضو خانے تک جانا بھی جائز نہیں ہے۔

بعض مسجدوں میں معتکفین کے لئے الگ پانی کی ٹونٹیاں اس طرح لگائی جاتی ہیں کہ معتکف خود مسجد میں بیٹھتا ہے لیکن ٹونٹی کا پانی مسجد سے باہر گرتا ہے' اگر مسجد میں ایسا انتظام موجود ہے تو اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے' اور اگر ایسا انتظام نہیں ہے تو نل سے وضو کرنے کے بجائے کسی غیر معتکف سے لوٹے میں پانی منگوا کر مسجد کے کنارے پر اس طرح وضو کرلیں کہ پانی مسجد سے باہر گرے۔

۲..... لیکن اگر کسی مسجد میں ایسی کوئی صورت ممکن نہ ہو تو وضو کے لئے مسجد سے باہر وضو خانے یا وضو خانہ موجود نہ ہو تو کسی اور قریبی جگہ جانا جائز ہے (شامی) اور یہ حکم ہر قسم کے وضو کا ہے خواہ وہ

فرض نماز کے لئے کیا جارہا ہو یا نفلی عبادتوں کے لئے۔

۳...... جن صورتوں میں معتکف کے لئے وضوء کی غرض سے باہر نکلنا جائز ہے' ان میں وضو کے ساتھ مسواک' منجن یا پیسٹ سے دانت مانجھنا' صابن لگانا اور تولیہ سے اعضا خشک کرنا بھی جائز ہے' لیکن وضو کے بعد ایک لمحے کے لئے بھی باہر ٹھہرنا جائز نہیں اور نہ راستے میں رکنا جائز ہے۔

کھانے کی ضرورت

اگر کسی شخص کو کوئی ایسا آدمی میسر ہے جو اس کے لئے مسجد میں کھانا پانی لاسکے تو اس کے لئے کھانا لانے کی غرض سے مسجد سے باہر جانا جائز نہیں' لیکن اگر کسی شخص کو ایسا کوئی آدمی میسر نہیں ہے تو وہ کھانا لانے کے لئے مسجد سے باہر جاسکتا ہے (البحر الرائق ص ۳۲۶ ج ۲) لیکن کھانا مسجد میں لاکر ہی کھانا چاہئے (کفایۃ المفتی ج ۴ ص ۲۳۲) نیز ایسے شخص کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ایسے وقت مسجد سے نکلے جب اسے کھانا تیار مل جائے' تاہم اگر کچھ دیر کھانے کے انتظار میں ٹھہرنا پڑے تو مضائقہ نہیں۔

اذان

۱...... اگر کوئی موذن اعتکاف میں بیٹھا ہو اور اسے اذان دینے کے لئے مسجد سے باہر جانا پڑے تو اس کے لئے بھی نکلنا جائز ہے' مگر اذان کے بعد نہ ٹھہرے۔

۲...... اگر کوئی شخص باقاعدہ موذن تو نہیں ہے لیکن کسی وقت کی اذان دینا چاہتا ہے تو اس کے لئے بھی اذان کی غرض سے باہر نکلنا جائز ہے۔

(مبسوط سرخسی ج ۳ ص ۱۲۶)

۳...... مسجد کے مینار کا دروازہ اگر مسجد کے اندر ہو تو معتکف کے لئے مینار پر چڑھنا مطلقاً جائز ہے کیونکہ وہ مسجد ہی کا حصہ ہے' البتہ اگر دروازہ باہر ہو تو اذان کی ضرورت کے سوا اس پر چڑھنا معتکف کے لئے جائز نہیں۔ (شامی ج ۲ ص ۱۳۳)

نماز جمعہ

۱...... بہتر یہ ہے کہ اعتکاف ایسی مسجد میں کیا جائے جس میں نماز جمعہ ہوتی ہو' تاکہ جمعہ کے لئے باہر نہ جانا پڑے' لیکن اگر کسی مسجد میں جمعہ کی نماز نہیں ہوتی' مگر پنج وقتہ نماز ہوتی ہے تو اس میں بھی اعتکاف کرنا جائز ہے۔ (شامی و عالمگیری)

۲...... ایسی صورت میں نماز جمعہ پڑھنے کے لئے دوسری مسجد میں جانا بھی جائز ہے' لیکن اس غرض کیلئے ایسے وقت اپنی مسجد سے نکلے جب اسے اندازہ ہو کہ جامع مسجد پہنچنے کے بعد وہ چار رکعت سنت ادا کرے گا تو اس کے فوراً بعد خطبہ شروع ہوجائے گا۔ (عالمگیریہ)

۳...... جب کسی مسجد میں نماز جمعہ پڑھنے کے لئے گیا ہو تو فرض پڑھنے کے بعد سنتیں بھی وہاں پڑھ سکتا ہے' لیکن اس کے بعد ٹھہرنا جائز نہیں۔ (ایضاً) تاہم اگر ضرورت سے زیادہ ٹھہر گیا تو چونکہ مسجد میں ٹھہرا ہے اس لئے اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔

(بدائع ص ۱۱۴ ج ۲)

۴...... اگر کوئی شخص جامع مسجد میں جمعہ پڑھنے کے لئے گیا اور وہاں جاکر باقی ماندہ اعتکاف اسی مسجد میں پورا کرنے کے لئے وہیں ٹھہر گیا تو اس سے اعتکاف تو صحیح ہوجائے گا لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے۔

(عالمگیریہ)

مسجد سے منتقل ہونا

ہر معتکف کے لئے ضروری ہے کہ اس نے جس مسجد میں اعتکاف شروع کیا ہے اسی میں پورا کرے۔ لیکن اگر کوئی ایسی شدید مجبوری پیش آجائے کہ وہاں اعتکاف پورا کرنا ممکن نہ رہے' مثلاً وہ مسجد منہدم ہوجائے' یا کوئی شخص زبردستی وہاں سے نکال دے یا وہاں رہنے میں جان و مال کا کوئی قوی خطرہ ہو تو دوسری مسجد میں منتقل ہو کر اعتکاف پورا کرنا جائز ہے' اور اس غرض کے لئے باہر نکلنے سے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا' بشرطیکہ وہاں سے نکلنے کے بعد راستے میں کہیں نہ ٹھہرے بلکہ سیدھا دوسری مسجد میں چلا جائے۔ (فتح القدیر ج ۲ ص ۱۱۱ و عالمگیریہ)

نماز جنازہ اور عیادت

۱...... عام حالات میں کسی معتکف کے لئے نماز جنازہ میں شرکت کے لئے' یا کسی کی بیمار پرسی کے لئے مسجد سے باہر نکلنا جائز نہیں' لیکن اگر قضائے حاجت کے لئے نکلا تھا اور ضمناً راستے میں کسی کی بیمار پرسی کرلی یا کسی کی نماز جنازہ میں شامل ہوگیا تو جائز ہے اس سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا۔ (بدائع ص ۱۱۴ ج ۲) لیکن شرط یہ ہے کہ نماز جنازہ یا عیادت مریض کی نیت سے نہ نکلے' بلکہ نیت قضائے حاجت کی ہو اور بعد میں یہ کام بھی کرلے' کیونکہ اگر ان کاموں کی نیت سے نکلے گا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ (شامی) نیز یہ بھی شرط ہے کہ نماز جنازہ اور عیادت کے لئے راستے سے ہٹنا نہ پڑے۔ بلکہ یہ کام راستے ہی میں ہوجائیں پھر عیادت مریض تو چلتے چلتے کرنی چاہئے' چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ چلتے چلتے بیمار پرسی کرلیتے تھے' اس غرض کے لئے رکتے نہ تھے (ابوداؤد) اور نماز جنازہ میں شرط یہ ہے کہ نماز کے بعد بالکل نہ ٹھہرے۔

(مرقاۃ ص ۳۳۰ اور ج ۴)

۲...... اس کے علاوہ اگر اعتکاف کی نیت کرتے وقت ہی یہ شرط کرلی تھی کہ میں اعتکاف کے دوران کسی مریض کی عیادت یا نماز جنازہ میں شرکت یا کسی علمی و دینی مجلس میں شامل ہونے کے لئے جانا ہوگا تو چلا جاؤں گا تو اس صورت میں ان اغراض کے لئے مسجد سے باہر جانا جائز ہے' اور اس سے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا' لیکن اس طرح اعتکاف نفلی ہوجائے گا' مسنون نہ رہے گا۔

مدرسہ اسلامیہ مدینۃ العلوم

دائرہ دین پناہ ضلع مظفرگڑھ پنجاب

تعارف

یوں تو ملک بھر میں دینی مدارس بے شمار ہیں جن میں سے ہر سال کافی تعداد میں علماء حفاظ و قراء حضرات کی کھیپ نکلتی ہے جن کے دم سے دین کو بقاء حاصل ہے۔ مگر مدرسہ مدینۃ العلوم عرصہ تیس سال سے اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے جس میں حفظ و ناظرہ' کتب عربیہ کے علاوہ خصوصاً" فن تجوید و قراءۃ کا مستحکم اور بہترین انتظام ہے۔ باصلاحیت' محنتی اور مخلص اساتذہ کرام کی زیر نگرانی تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت کا بھی خاص خیال رکھا جاتا ہے اس مدرسہ سے ہر سال ۳۲،۳۰ حفاظ قراءۃ کا کورس مکمل کرکے مدرسہ کی طرف سے سند فراغت حاصل کرتے ہیں اور ان کی دستار بندی جلسہ عام میں کرائی جاتی ہے۔ فراغت کے بعد یہ قراء حضرات ملک اور بیرون ملک کتاب اللہ کی خدمت کررہے ہیں۔

اس کے علاوہ درجہ حفظ میں ہر سال دس سے تیرہ لڑکے قرآن پاک حفظ کرکے وفاق المدارس عربیہ میں امتحان دیتے ہیں چونکہ مدرسہ ہذا وفاق المدارس عربیہ پاکستان سے ملحق ہے۔ یہ مدرسہ ایک نہایت غریب اور پسماندہ علاقہ میں واقع ہے۔

مدرستہ البنات

گزشتہ سال سے مدرستہ البنات کا اللہ تعالیٰ کی مدد سے اجراء کردیا گیا ہے جس کی اشد ضرورت تھی اس میں لڑکیوں کے لئے حفظ و ناظرہ قرآن مجید کے ساتھ تعلیم الاسلام کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس سال ۴۶،۴۵ لڑکیاں زیر تعلیم رہیں حالانکہ پہلا تجربہ تھا۔ فللہ الحمد

آئندہ سال شوال سے اردو کی تعلیم کے لئے ایک معلمہ کی خدمات حاصل کی جارہی ہیں (ان شاء اللہ) لڑکیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر ایک درس گاہ ناکافی ہے۔ مزید درس گاہوں کی اشد ضرورت ہے۔

مستقبل کے منصوبے اور ضروریات

مسجد :مدرسہ کی موجودہ مسجد تعداد کے لحاظ سے ناکافی ہے۔ کچھ عرصہ قبل اس وقت کے اعتبار سے چھوٹی سی بنائی گئی تھی جس میں جناب میاں عبدالحنان صاحب شیخ کا کافی تعاون حاصل ہوا باقی مقامی طور پر امداد لی۔

مگر چند سال بحمداللہ تعداد میں خاصہ اضافہ کے پیش نظر موجودہ مسجد ناکافی ہے کسی ایسے اللہ کے بندے کی تلاش ہے جو اس ادارے کی شایان شان (عظیم الشان) مسجد تعمیر کراوے یقیناً" اللہ اس کا گھر جنت میں تعمیر کروے گا۔ من بنی للہ مسجدا بنی اللہ لہ' بیتا فی الجنۃ ○ (الحدیث)

تعمیر مدرسہ ۱..... علاوہ ازیں مدرسہ کی پوری تعمیر کی شدید ضرورت ہے کیونکہ سڑک زمین سے کافی اونچی ہوچکی ہے اور مدرسہ کی عمارت نیچے ہوگئی ہے لہذا پوری عمارت از سر نو بنانے کی اشد ضرورت ہے۔

۲..... ایک بڑا کمرہ جس میں طلباء بیٹھ کر کھانا کھائیں۔ ۳..... ایک بڑی درسگاہ جس میں قراءۃ کے طلباء مصروف تعلیم رہیں۔

التماس

○ مدرسہ مدینۃ العلوم (رجسٹرڈ) دائرہ دین پناہ کی ضروریات آپ کے سامنے ہیں۔ ○ یہ ادارہ آپ کے ہر قسمی صدقات و عطیات کا مستحق ہے۔

نوٹ جن حضرات نے مدرسہ ہذا کو ملاحظہ فرمانا ہو ہر وقت تشریف لاسکتے ہیں۔ (ترسیل زر و خط و کتابت) (قاری) محمد اجمل مہتمم مدرسہ اسلامیہ مدینۃ العلوم دائرہ دین پناہ۔ ضلع مظفر گڑھ۔ پنجاب۔ پاکستان۔ یا براہ راست حبیب بنک اکاؤنٹ نمبر ۵۷۱ فون مدرسہ ۲۹ مدرسہ ہذا کے وسائل کم اور مسائل زیادہ ہیں۔

مولانا واضح رشید ندوی

صلیبی ذہنیت کی غلامی میں جکڑا ہوا یورپ

عالمی میڈیا کی دوغلی پالیسی

یہ ایک حقیقت ہے کہ کسی ایسے قدیم موضوع کو جس کی خوب چھان بین کی گئی ہو' اور اس کے اسرار ورموز کو جاننے کے لئے بے دریغ مال خرچ کیا گیا ہو' اس کی تحقیق و تدقیق کے بہتر سے بہتر طریقے اختیار کئے گئے ہوں' بار بار کریدنے اور چھیڑنے سے اس کی اصلیت مجروح ہو جاتی ہے۔ اور پھر لوگوں کے ذہنوں میں اس کے بارے میں طرح طرح کے شکوک و شبہات سر اٹھانے لگتے ہیں۔

بعینہ یہی حال واقعات زندگی و حوادث کا ہے کہ جب ان کا وقوع زیادہ سے زیادہ ہونے لگتا ہے تو لوگوں کے اندر اس کو جھیل لینے کی قوت پیدا ہو جاتی ہے' اور مشکلیں آسان معلوم ہونے لگتی ہیں۔ یہاں تک کہ کوئی مجرم جس کا جرم خواہ کتنا ہی شنیع کیوں نہ ہو' جب اس کی بہت زیادہ مذمت کی جاتی ہے اور اس کو سزا دینے میں تشدد سے کام لیا جاتا ہے' تو طبعی طور پر لوگوں کے دلوں میں اس کے لئے محبت و رحمت کا جذبہ موجزن ہو جاتا ہے' جس کے نتیجہ میں بہت سے باضمیر انسان اس کی نصرت اور دفاع کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔

یہی قصہ جھوٹ و افترا پردازی اور غلط بیانیوں کا ہے کہ ان کی شناعت اور قباحت پر سب کا اتفاق ہے' اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ انسانی ضمیر خواہ کتنا ہی مر چکا ہو اور وہ گناہوں کے خواہ کتنے ہی خوگر ہو گئے ہوں اور کذب و افترا' مکر و فریب کے ساتھ وہ کتنا ہی گوشہ رکھتے ہوں لیکن جب معاشرہ کے اندر کوئی بھی انسان جھوٹ افترا پردازی اور جعل سازی' مکر و فریب میں حد سے گزرنے لگتا ہے تو ایسے لوگ اس کی مذمت کرتے ہیں اور اس کے اس عمل پر نکیر کرتے ہیں۔

موجودہ دور میں ذرائع ابلاغ اور وسائل نشر و اشاعت نے اتنی ترقی کی ہے' اور اس کا دائرہ عمل اتنا وسیع ہو گیا ہے کہ دنیا کا ہر گوشہ اس پر عیاں ہے اور ہر گوشہ میں اس کی پہونچ ہے' وہ جس واقعہ کو چاہے اس کا واقعی منظر پیش کر سکتا ہے' اور جس پر پردہ ڈالنا چاہے' وہ کتنا ہی اہم ہو پوشیدہ رہ جاتا ہے' لیکن اپنی اس وسعت اور ترقی کے باوجود بھی وہ عالم اسلامی اور مسلمانوں کی تصویر کشی میں اپنے ان پرانے خطوط پر قائم ہے' جن کو صدیوں پہلے اسلام دشمن طاقتوں نے تیار کیا تھا۔

چنانچہ روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ مسلمانوں کی نسبت اس کے خزانہ خیال میں سوائے برائیوں کے اور کوئی چیز نہیں پائی جاتی' جب کہ ان ذرائع کے اجارہ داروں کا یہ دعویٰ ہے کہ یہ سیکولرزم' آزادی رائے اور زندگی کے میدان میں آگے بڑھنے اور ترقی کرنے کے علمبردار ہیں' لیکن سچی بات یہ ہے کہ ان کا یہ دعویٰ واقعے کے بالکل خلاف ہے' کیونکہ ان کے عملی کردار سے وہی قدیم صلیبی ذہنیت اور اسلام دشمنی اور مغرب کی بربری تصویر کی جھلک ظاہر ہوتی ہے' مسلمانوں پر یہ الزام ہے کہ یہ غور و فکر اور تدبر کے بجائے جذباتیت پر عامل ہیں' دنیا کے بدلتے ہوئے حالات کو تسلیم نہیں کرتے لیکن جو لوگ مسلمانوں کو یہ الزام دیتے ہیں' وہ خود اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں' اور اپنا محاسبہ کریں کہ وہ خود کتنی سمجھ بوجھ کے مالک ہیں اور دنیا کے بدلتے ہوئے حالات کی حقیقت سے کتنے آگاہ ہیں' حقیقت یہ ہے کہ وہ یا تو مسلمانوں کے متعلق کچھ جانتے نہیں یا وہ حقیقت حال کو سمجھنے سے قاصر ہیں' یا اپنی سامراجی قوت اور ذرائع ابلاغ پر زیادہ اعتماد کر کے حقیقت سے انکار کرتے ہیں۔

اور وہ اقلیت و اکثریت اور طاقت اور ضعف کے پرانے تصورات پر قائم ہیں' وہ مسلمانوں کے جذبات' ان کے احساسات اور ان کے اقدار و مقدسات کو اب اسی سامراجی ذہنیت سے دیکھتے ہیں' اسی طرح بلندی سے اور قوت کی زبان سے خطاب کرتے ہیں' جس طرح ۵۰ سال پہلے خطاب کرتے تھے اور اسی نادانی یا تجاہل عارفانہ کا شاخسانہ ہے کہ اسلامی مقدسات ان کے زہرناک خنجر سے زخمی ہوتے رہتے ہیں اور اس پر جب مسلمان اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہیں اور ان کی غیرت بھڑکتی ہے تو ذرائع ابلاغ کے اجارہ داروں کو حیرت ہوتی ہے کہ وہ ایسا کیوں کر رہے ہیں' ان کو خاموشی سے اپنی ذلت برداشت کرنی چاہئے' ان کو تعجب ہوتا ہے کہ اچھا یہ مسلمان جو ہمارے محکوم تھے اب یہی اقتصادی اور سیاسی اور تعلیمی میدان میں ہمارے محتاج ہیں' اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں' اسی لئے یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ

"جب بھی کوئی بے ضمیر شخص اپنی شہرت یا مادی مفادات کے لئے اسلام کے خلاف کوئی ایسی بات کہتا

ہے جو دشمنان اسلام کے فکر و خیال سے ہم آہنگ ہوتی ہے تو اس کو غیر معمولی اہمیت دی جاتی ہے' اور ساری دنیا کے مسلمانوں کو خاموش رہنے بلکہ اس کے پراگندہ خیالات کو قبول کرنے کی تلقین کی جاتی ہے' اور اس کے ان خیالات کو اکتشاف کا درجہ دے کر ان کی عالم گیر پیمانے پر تشہیر کی جاتی ہے' اور اس کو دنیا کا اتنا بڑا ہیرو قرار دیا جاتا ہے کہ اس کے آگے فٹ بال کپ کا ہیرو بے وزن معلوم ہونے لگتا ہے اور ذرائع ابلاغ کے دروازے اس کی حفاظت کے لئے اور اس کے دفاع کے لئے کھل جاتے ہیں اور اگر کوئی اس کی مخالفت کرتا ہے تو اس کو قدامت پسند' تنگ نظر قرار دیا جاتا ہے۔"

قرآن مجید اور حدیث نبوی ﷺ میں عورتوں کے حقوق کو جتنا اجاگر کیا گیا ہے' کسی اور مذہب میں ان حقوق کو اتنی اہمیت نہیں دی گئی ہے اس موضوع پر بے شمار کتابیں بھی لکھی گئی ہیں' مختلف زبانوں میں یہ مسئلہ زیر بحث رہ چکا ہے لیکن آج بھی اس مسئلہ کے بارے میں دنیا کے کسی حصہ میں اگر کہیں کوئی شگوفہ چھوڑا جاتا ہے تو یہ مسئلہ میڈیا کی دلچسپی کا موضوع بن جاتا ہے' اور پھر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عورت اگر مظلوم ہے تو صرف مسلم سماج میں۔

قرآن و سنت' تاریخ اسلامی اور مسلمانوں کو ہدف بنا کر طرح طرح کے بے سروپا الزامات عائد کئے جاتے ہیں' اسی دوران دوسرے سماج میں عورتوں پر کتنا ہی ظلم ہو' وہ نظرانداز کر دیا جاتا ہے اسی طرح اگر کہیں مسلمان زوجین میں کوئی ناخوشگوار بات پیش آجاتی ہے تو میڈیا اس کو لے اڑتا ہے اور غیر اسلامی افکار کے حامل اہل قلم اپنی قلمی توانائیاں صرف کرنے لگتے ہیں' اور بغیر کسی رعایت و پاسداری کے مسلمانوں کے مقدسات پر ان کے قلمی توپوں کے دہانے کھل جاتے ہیں' اور مغرب و مشرق کی ساری زیادتیاں بے حیائیاں اور عورتوں کے استحصال کے واقعات اور زوجین کی کشمکش کی داستانیں خیالی معلوم ہونے لگتی ہیں' اس طرح کے جارحانہ و یک طرف معاندانہ اقدامات سے مسلمانوں کے جذبات کا مجروح ہونا طبعی بات ہے' اور فطری طور پر ان کے اندر سے اس کے نتیجہ میں رد عمل پیدا ہوتا ہے لیکن اس رد عمل کے ذمہ دار مسلمان نہیں ہیں' بلکہ وہ غیر منصف اہل قلم ہیں جو اپنے جارحانہ رشحات قلم سے ان کے جذبات کو ٹھیس پہنچاتے رہتے ہیں۔

تعجب ہے کہ اس کے باوجود بھی موجودہ تہذیب کو یہ دعویٰ ہے کہ اس کی بنیاد انسانیت نوازی بقائے باہم' صلح و آشتی' آزادی رائے' اور عقیدہ و عمل کی آزادی پر ہے' جس کی رو سے ہر انسان کو یہ استحقاق ہے کہ وہ اپنی زندگی گزارنے کے لئے جو طریقہ چاہے اختیار کرے' ایک طرف اس کا یہ دعویٰ ہے' دوسری طرف اسی تہذیب نو کے علمبردار اور مغربی میڈیا مسلم ملکوں کی اکثریت کے جذبات کو کچلنے کے لئے کوشاں رہتے ہیں اور انہیں کے ملکوں میں ایسے نظام اور قوانین کے نفاذ کے خواہاں رہتے ہیں جو مسلمانوں کے دینی میلانات اور رجحانات سے بالکل میل نہیں کھاتے اور اگر مسلمان اس کے خلاف جدوجہد کرتے ہیں تو اس کو سختی سے کچلنے کی کوشش کی جاتی ہے اور مغربی میڈیا و مغربی حکومتیں اپنی تابعدار حکومتوں کو مشورہ دیتی ہیں کہ ان مسلم عوام کو سختی سے کچل دیا جائے۔

بین الاقوامی اور عالمی ذرائع ابلاغ کے اسلام کے ساتھ اس معاندانہ رویہ سے مسلمانوں کی دینی غیرت بھڑکتی ہے کیونکہ وہ اپنے دین کو سب سے بہتر دین تصور کرتے ہیں اور ان کا عقیدہ ہے کہ امت محمدیہ خیر امت ہے' جس کا مقصد یہ ہے کہ وہ دنیا کے اندر عدل و انصاف قائم کرے فساد و بگاڑ کو مٹائے اور انسانوں کو غلامی کی زندگی سے نجات دلا کر امن و چین کی زندگی بسر کرنے کا سامان بہم پہنچائے' اس کا ایمان ہے کہ اس امت کو شاہد اور گواہ بنایا گیا ہے اور اس کے ذمہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کی ادائیگی ہے۔

موجودہ ذرائع ابلاغ' عالمی مسائل کے بارے میں دوغلی پالیسی اختیار کرتا ہے اور اس کا یہ دوغلاپن اور دورخی پالیسی کوئی ڈھکی چھپی چیز نہیں ہے' اس کی ایک واضح مثال یہ ہے کہ اس وقت دنیا کے اندر عیسائی مشنریوں کے جال بچھے ہوئے ہیں' ستم بالائے ستم یہ کہ یہ مشنریاں اسلامی ممالک کی رگوں میں بھی داخل ہونے کی کوشش کر رہی ہیں۔ ان کو متعدد مسلم ملکوں میں اپنی سرگرمیوں کو جاری رکھنے کی اجازت بھی حاصل ہو گئی ہے۔ بنگلہ دیش' انڈونیشیا اور متعدد ایشیائی افریقی مسلم ممالک میں حتیٰ کہ عرب ملکوں میں ان کا مشن زور پکڑتا جارہا ہے۔ مغربی ممالک جو سیکولرازم کے دعویدار ہیں ان کی پوری مدد کرتے ہیں' سرمایہ اور وسائل فراہم کرتے ہیں' وہاں کے سرکاری دفاتر اور تعلیمی شعبوں میں ان کو اچھا خاصا رسوخ حاصل ہے۔ ان کو طرح طرح کی مراعات و سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں تاکہ یہ کلی طور پر ان ممالک میں اپنے کام کو جاری رکھ سکیں۔

چنانچہ یہ عیسائی مبلغین کھلم کھلا اپنی کوششوں کے ثمرآور ہونے کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم نے فلاں علاقہ میں اتنے لوگوں کو شکار کرلیا' اتنی مدت میں اس علاقہ کے لوگوں کو دائرہ عیسائیت میں داخل کرلیں گے' ان کی جرات اس سے بڑھ کر اور کیا ہوسکتی ہے کہ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ہماری کوشش ہے کہ ہم مصر و ترکی اور شام کے مسلمانوں کو جو کہ اکثریت میں ہیں اقلیتی فرقے میں تبدیل کردیں' یہ عیسائی مشنریاں جزیرہ عرب میں بھی درانداز ہونے کے لئے اب کوشاں ہیں' چنانچہ یورپین ممالک کے دباؤ سے خلیج عرب کے بعض ممالک میں گرجاگھروں کی تعمیر کی اجازت بھی دے دی گئی ہے۔

بعض اسلامی تنظیموں کے بیان کے مطابق ان عیسائی مشنریوں کا متشددانہ رویہ اس حد تک بڑھ گیا ہے کہ ممتاز اسلامی شخصیات کو یہ دھوکے سے قتل کرادیتی ہیں' اس کی دسیوں مثالیں موجود ہیں' یا ان کے دامن کو ایسے مسائل سے الجھا دیتی ہیں کہ ان کی

شہرت کو نہ لگے' یا پھر ان کو نذر زنداں کر دیا جاتا ہے چنانچہ ہزاروں بے گناہ مسلمان قید و بند کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ بعض اسلامی شخصیات پر اظہار رائے اور اسلامی ممالک میں سفر کرنے پر بھی پابندی ہے۔ نیز ایسے مسلم ممالک بھی ہیں۔ جہاں اسلام پسند گروپوں کو انتخاب میں نمایاں کامیابی حاصل ہونے کے باوجود ان کو اس ڈر سے حوالہ زنداں کر دیا گیا کہ کہیں یہ اسلامی انقلاب نہ برپا کر دیں' اور اس کے لئے مغربی ممالک پوری طاقت و توانائی صرف کر رہے ہیں۔ مغربی ملکوں کے دباؤ سے اسلامی ذہن رکھنے والے خود اسلامی ملکوں میں قید و بند کی تکلیفیں برداشت کر رہے ہیں۔

یہ ایسے واضح اور نمایاں مسائل ہیں جو کسی بھی صاحب دانش و بینش سے مخفی نہیں ہیں۔ لیکن حیرت ہے کہ اب تک عالمی میڈیا پر یہ مسائل مخفی ہیں یا وہ جان بوجھ کر اس کے بارے میں رائے زنی کو آزادی رائے و آزادی عقیدہ کے خلاف سمجھتا ہے' یا بربنائے مصلحت ان مسائل سے چشم پوشی کرتا ہے' میڈیا کا یہ دورخا پن نہیں ہے تو اور کیا ہے اگر کوئی اسلام کے خلاف کوئی بات کہے تو اس کو دنیا کا چیمپئن و ہیرو قرار دیا جائے اور یہ کہہ کر اس کی حمایت کی جائے کہ اس کو اظہار رائے کی پوری آزادی ملنی چاہئے لیکن اگر کوئی مسلمان اسلامی شریعت کے نفاذ کا مطالبہ کرے یا اسلامی مظاہر کی پیروی کی کوشش کرے یا مغرب کی مادی تہذیب کی شناعت کو بیان کرے تو اس کی مذمت کی جائے' اس پر عرصہ حیات تنگ کر دیا جائے اس کے لئے طرح طرح کی دردناک سزائیں تجویز کی جائیں اس کی آزادی پر قدغن لگایا جائے عالمی میڈیا کی یہ ایسی دوغلی پالیسی ہے کہ موجودہ تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔

(بشکریہ ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک)

شمس الحق ندوی

حالات کے سامنے جھکنا

بندۂ مومن کا کام نہیں

اس وقت ہم جس ماحول و فضا میں سانس لے رہے ہیں وہ مغرب کی مادہ پرستی اور جاہ طلبی کا ماحول ہے' جس نے انسان کو من کا راجہ اور نفس کا غلام بنا کر اس کو ہر قید و بند سے آزاد کر دیا ہے اور زمانہ کی فضاؤں میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بس ایک ہی صدا گونج رہی ہے۔ "بابر بعیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست"۔ جو مزے اڑانے ہیں اڑا لو کہ یہ دنیا اجڑ کر پھر نہ بسے گی۔ اس خیال و تصور نے تمام پیمانوں کو بدل دیا ہے۔ اور دلوں میں یہ بات اتار دی ہے کہ دینی حدود و قیود' مادی ترقی اور عیش کوشی کی راہ میں زبردست رکاوٹ ہیں اور جب انسان دینی حدود و قیود اور بچی کھچی انسانی اقدار کے بندھنوں سے بالکل آزاد ہو جائے تو اپنی معمولی سے معمولی خواہش کے پورا کرنے اور نفع اندوزی کی خاطر اس کو کچھ بھی کر گزرنے میں کیا باک ہوگا' اب دنیا سمٹ سمٹا کر ایک گھروندہ بن کر رہ گئی ہے' ہم اپنے گرد و پیش ہی نہیں بلکہ مشرق سے لے کر مغرب تک اور شمال سے لے کر جنوب تک نظر دوڑائیں تو نظر آئے گا کہ قتل و خوں ریزی' لوٹ مار' بے حیائی اور فحاشی' بے مروتی اور طوطا چشمی' منافقت' مکر' دغابازی کی ایسی طوفانی ہوائیں چل رہی ہیں کہ الحفیظ' الامان۔ دعویٰ تو یہ کیا جارہا ہے کہ انسان نے ترقی کی ہے' وہ پہلے سے زیادہ مہذب و متمدن ہوا ہے' زندگی کے وہ وسائل اور سہولتیں ایجاد کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے جن کا انسانی تصور و خیال میں آنا محال تھا' ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ان سائنسی ترقیوں کے بعد انسان ان حقائق اور وعدوں پر ایمان لاتا جو خالق کائنات نے اپنے نیک بندوں سے کئے اور وحی کے ذریعہ اپنے رسول کو بتائے ہیں اور رسول خدا ﷺ نے اس کی تفصیل بیان کی ہے جن لوگوں نے انکار کیا تھا ان کے انکار کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ اپنی محدود عقل کے دائرہ میں جس پر اوہام و خرافات کا غلبہ تھا محال سمجھ کر اس پر یقین نہیں لاتے تھے لیکن جدید ترقیوں نے کسی بھی صاحب فہم و ذکا کے لئے ان حقائق کو سمجھنے کے لئے راستہ ہموار کر دیا ہے۔

مگر ان ترقیات کے نشہ میں انسان نے ان حقائق کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی بلکہ ترقیات کے نقد فوائد کے سامنے وہ ان دائمی فوائد پر غور کرنے کے ہوش میں ہی نہیں ہے' اور اپنے کو مختلف منصوبوں میں کامیاب پاکر خود کو برسر حق اور مقبول سمجھنے لگا ہے' اور بجائے اس کے کہ ضمیر کی خلش محسوس کرے اپنی ہر کامیابی کے ساتھ اور زیادہ غافل و مطمئن ہوتا جاتا ہے اور اپنے عمل پر احتساب کی ضرورت ہی سرے سے نہیں سمجھتا۔ قرآن کریم نے اس ترقی کا بھی راز کھول کر بیان کر دیا ہے پھر بھی انسان غور کرنے کے حال میں نہیں۔ فرمایا: من کان یرید العاجلة عجلنا له فیها مانشاء لمن نرید"۔ (جو کوئی دنیا کی نیت رکھے گا ہم اس کو دنیا میں سے جتنا چاہیں گے جس کے واسطے چاہیں گے "فوراً" دے دیں گے)۔

بہت وضاحت کے ساتھ یہ بات کہہ دی گئی کہ ہم طالب دنیا کو دنیا دیں گے لیکن یہ ضروری نہیں کہ اتنا دیں جتنا وہ چاہے اور یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر چاہنے والے کو دیں۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی اپنی چاہت میں کامیاب ہوتا ہے اور کوئی ناکام' اور کوئی تو ایسا ناکام ہوتا ہے کہ اس کے پیچھے جان سے

بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے اور وہاں پہونچ جاتا ہے جہاں تلافی کی راہیں بند ہو چکی ہوتی ہیں۔ اور اس کا انجام اس دنیا کے بنانے والے کا غضب اور آگ کی دائمی سزا ہوگی جس کو آیت کے دوسرے جز میں اس طرح بیان کیا گیا ہے: ثم جعلنا له جهنم يصلها مذموما" مدحورا"۔ (پھر ہم اس کے لئے جہنم رکھیں گے' اس میں وہ بدحال اور راندہ ہو کر داخل ہو گا۔)

آیت کے اس دوسرے جز سے یہ بات خوب واضح ہو گئی کہ فوری کامیابی مطلق صورت میں ہرگز خوش ہونے والی نہیں' دیکھنا تو یہ چاہیے کہ اس کا آخری انجام کیا ہے۔ اگر صرف دنیا ہی تک اس کا نفع محدود ہے تو خرابی ہی خرابی ہے۔

عاجلہ یعنی دنیائے فانی کی بڑھی ہوئی ہوس نے اس وقت جو صورت حال پیدا کر دی ہے ہر صاحب عقل و شعور اس کو دیکھ کر حیران و ششدر ہے اور کوئی بات بنائے نہیں بن رہی ہے' جو کچھ ہوش و حواس رکھتے ہیں اور ان خرابیوں سے نکلنے کی راہ دکھانے کی فکر و کوشش کرتے ہیں' ان کو یہ کہہ کر ناقابل اعتنا بنانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ پرانے ٹائپ کے لوگ ہیں ان کو نئی روشنی نہیں بھاتی' جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس وقت قافلہ انسانیت کی کشتی سخت خطرات سے دوچار ہے۔ بالکل اس طرح جیسے کشتی سے موجوں کے تھپیڑے ٹکرا رہے ہوں رات کی تاریکی ہو' اس پر ستم بالائے ستم یہ کہ کالی کالی گھنگھور گھٹائیں چھائی ہوں' اوپر سے بادل ٹوٹ کر برس رہا ہو اور نیچے پہاڑ جیسی موجیں اٹھ رہی ہوں' ان کے شور و گڑگڑاہٹ سے دل ہلے جا رہے ہوں اور چہروں پر ہوائیاں اڑ رہی ہوں۔ اس خوفناک منظر کی تصویر کشی قرآن کریم سے بڑھ کر کون کر سکتا ہے:۔

"کظلمات فی بحر لجی یغشاہ موج من فوقہ موج من فوقہ سحاب ظلمات بعضها فوق بعض اذا اخرج یدہ لم یکد یراها"۔

جیسے دریائے عمیق میں اندھیرے جس پر لہر چلی آتی ہو' اور اس کے اوپر اور لہر (آ رہی ہو) اور اسکے اوپر بادل ہو غرض اندھیرے ہی اندھیرے ہوں ایک پر ایک (چھایا ہو) جب اپنا ہاتھ نکالے تو کچھ نہ دیکھے۔

اس وقت کی صورت حال اس دور اور ماحول کو تازہ کر رہی ہے جو بعثت نبوی سے قبل تھا' مادہ پرستی کا ایسا جادو چلا ہوا ہے کہ اس کی لت اور طلب میں غیر تو غیر امت مسلمہ کے بہت سے افراد اس کے پیچھے اپنی دینی غیرت و حمیت تک کو خیرباد کہہ کر اسی کے پیچھے دوڑنے لگتے ہیں بلکہ بسا اوقات تو اسی کی طلب و چاہت یا سستی شہرت و جاہ کی چاہت میں قومی و ملی مفاد تک کو داؤ پر لگا دیتے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کی خوب پذیرائی بھی ہوتی ہے اس لئے کہ دین دشمن طاقتوں کو ایسے مہروں کی ضرورت ہوتی ہے' یہ مہنگا سودا کتنے دن کے لئے۔ ایسے لوگوں کو مذکورہ آیت کو بار بار پڑھنا چاہئے شاید اس کی کوئی ضرب آنکھیں کھول دے۔

" من كان يريد العاجلة عجلنا له فيها ما نشاء لمن نريد ثم جعلنا له جهنم يصلها مذموما" مدحورا"۔

جب پوری انسانیت کا مزاج وہ بن گیا ہو جس کی ہلکی سی جھلک اوپر پیش کی گئی اور اس پر ستم یہ کہ امت مسلمہ کے بھی کچھ افراد اسی دھارے میں بہنے لگیں اور اسلامی اصول و اقدار کی مخالفت پر اتر آئیں تو ایسے میں امت مسلمہ کے علمائے ربانیین اور مخلص داعیوں کا کام بہت مشکل ہو جاتا ہے' اور ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے اس لئے کہ نبی آخرالزماں محمد عربی ﷺ کی امت کے علماء ہی کو اب تا قیامت کار نبوت کی نیابت کرنی ہے اور جب کار نبوت کی نیابت کرنی ہے تو ان مشکلات و دشواریوں سے بھی دوچار ہونا پڑے گا جن سے انبیاء کرام ؑ کو گذرنا پڑا ہے اسی طعن و تشنیع اور ملامت سے بھی سابقہ پڑے گا جس سے انبیاء کرام ؑ گذرے ہیں' اس بگڑے ہوئے ماحول کے طوفانی جھکڑوں میں جب صبر و ثبات کا ثبوت دیا جائے تو اس کے نتائج بھی نصرت خداوندی سے سامنے آئیں گے۔

تھوڑی دیر کے لئے حضرت مجدد الف ثانی کے دور کو نگاہوں میں لائیے اور ان خطرات و مشکلات کے ساتھ جو حکومت وقت کی طرف سے درپیش تھیں' مال و دولت کے طلب گار اپنوں کی بھی سازشوں پر نظر ڈالئے تو اس دیار میں بقائے اسلام کی کوئی کرن دکھائی نہیں دیتی تھی۔ مگر۔

جہانے دگرگوں کرد یک مردے خدا گاہے

تنہا مجدد الف ثانیؒ کی سعی مشکور کے نتیجہ میں اس دیار میں دین اسلام کا چراغ اس طرح روشن ہے کہ دوسرے ملکوں کے مسلمان اس سے روشنی حاصل کر رہے ہیں۔ اس لئے گو ہوا مخالف ہے اور بادِ صرصر کے جھونکے چل رہے ہیں دنیا کی تمام قوموں کے ساتھ ساتھ اپنوں نے بھی تعلیمات نبوت کی من مانی شرح و تفصیل شروع کر دی ہے۔ اور ہماری بعض حکومتوں کے سربراہ بھی اپنی عیاشی میں رخنہ سمجھ کر دین اسلام کے مخالف ہو گئے ہیں۔ علماء اور دینی کارکنوں کو ان کے مقابلہ میں ہمت نہ ہارنی چاہئے۔ بلکہ "ان تنصروا الله ینصرکم ویثبت اقدامکم" کے خدائی وعدہ پر اعتماد و بھروسہ کر کے اپنے کام کو جاری رکھنا چاہئے۔ وہ وقت بھی آئے گا جب تاریکی کے بادل چھٹیں گے اور حق و صداقت کی صبح نمودار ہو گی۔

اس وقت دنیا میں جو اندھیر مچا ہوا ہے وہ کمزور ایمان والوں میں یہ وسوسہ نہ پیدا کرے کہ نعوذ باللہ اب بات خدائے بزرگ و برتر کی قدرت و اختیار سے باہر ہو گئی ہے اور وہ مجبور و لاچار ہے۔ یہ ایک مومن کا عقیدہ نہیں بلکہ جو کچھ ہو رہا ہے اس کی طرف سے استدراج اور ڈھیل کے طور پر ہو رہا ہے جب تک اسے منظور ہے اس لئے ہمت ہارنے کی

باقی صفحہ ۱۹ پر

مرزا غلام احمد قادیانی اور دعویٰ وحی

مولانا منظور احمد الحسینی صاحب لندن

تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں آپ ﷺ کے بعد کسی کو یہ منصب نہیں مل سکتا اسی طرح تمام مسلمانوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ کے بعد کسی پر وحی نبوت نازل نہیں ہو سکتی۔ حضور ﷺ کے بعد مدعی نبوت اور مدعی وحی نبوت قطعاً" کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

حضور ﷺ کے بعد وحی الٰہی کا سلسلہ منقطع ہو گیا اب محال ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام بہ پیرایہ وحی نبوت و رسالت زمین پر کبھی نزول فرمائیں۔

حضرت صدیق اکبرؓ نے اعلان فرمایا "وحی منقطع ہو چکی ہے اور دین مکمل ہو گیا" (مشکوٰۃ)

حضرت فاروق اعظمؓ نے یہی اعلان فرمایا
"بے شک وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے" (بخاری)

الامام الحافظ القاضی ابوالفضل عیاض بن موسیٰ المالکیؒ (۵۴۴ھ) شفاء میں لکھتے ہیں:

ترجمہ: "ایسے ہی وہ شخص بھی کافر ہے جس نے دعویٰ کیا کہ میری طرف وحی نبوت ہوتی ہے اگرچہ نبوت کا دعویٰ نہ کرے پس یہ کل کے کل کافر اور حضور ﷺ کے جھٹلانے والے ہیں۔"
(ج ۲ ص ۲۷۱)

مسلمانوں کے بالمقابل مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے متبعین مرزائیوں کا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد پر وحی نازل ہوتی تھی اور اس سلسلے میں مرزا موصوف کی ایک کتاب موجود ہے جس کا نام "تذکرہ" ہے اس کتاب میں سے چند حوالہ جات قارئین کی خدمت میں پیش کیے جا رہے ہیں جن میں صراحۃً وحی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

وحی الٰہی کا سلسلہ

"ایک آسمانی کشش میرے اندر کام کر رہی ہے یہاں تک کہ وحی الٰہی کا سلسلہ جاری ہو گیا۔"
(تذکرہ طبع دوم ص ۲۹)

پر شوکت وحی

"میں اس کی اہانت کروں گا جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا یہ ایک نہایت پر شوکت وحی اور پیشگوئی ہے" (تذکرہ طبع دوم ص ۳۴)

وحی سناوے

"سو ان کو وہ وحی سناوے جو تیری طرف تیرے سے ہوئی" (تذکرہ طبع دوم ص ۵۲ و ص ۱۲۵)

وحی ہوتی ہے

"کہہ میں صرف تمہارے جیسا ایک آدمی ہوں مجھ کو یہ وحی ہوتی ہے" تذکرہ طبع دوم ص ۹۴۔ ص ۲۷۳

وحی سے مشرف

قریباً" ۱۸۸۴ء میں اللہ تعالیٰ نے مجھے اس وحی سے مشرف فرمایا کہ .... (تذکرہ ص ۹۴)

وحی کا خلاصہ

"یہ میرے رب کی اس وحی کا خلاصہ ہے جو اس نے مجھ پر نازل کی پس میں نے اپنے پروردگار کے پیغامات ان کو پہنچا دیئے۔" (تذکرہ ص ۱۹۰)

وحی

"اللہ جل شانہ کی وحی اور الہام سے میں نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔"
(تذکرہ ص ۲۷۷ طبع ۲)

وحی ہوئی

(حکیم نور دین صاحب) ملاقات کو آئے رات کو حضرت امام (مرزا غلام احمد) کو وحی ہوئی کہ مولوی صاحب کو ہجرت نہیں کرنی چاہیے۔
(تذکرہ ص ۲۰۳ ط ۹۲)

وحی ہوئی

"یہ وحی ہوئی ...... اسی وقت آپ نے یہ وحی ہم کو سنائی۔" (تذکرہ طبع دوم ص ۲۵۴)

کیفیت وحی

"ہر ایک دفعہ غنودگی کی حالت میں طاری ہو کر ایک ایک فقرہ وحی الٰہی کا جیسا کہ سنت اللہ ہے۔ زبان پر نازل ہوتا تھا اور جب ایک فقرہ ختم ہو جاتا تھا اور لکھا جاتا تھا تو پھر غنودگی آتی تھی اور دوسرا فقرہ وحی الٰہی کا زبان پر جاری ہوتا تھا یہاں تک کہ کل وحی الٰہی نازل ہو کر سید فضل شاہ صاحب لاہور کے قلم سے لکھی گئی .... میں نے اپنی ایک کثیر جماعت کو یہ وحی الٰہی سناوی اور اس کے معنی اور شان نزول سے اطلاع دے دی۔
(تذکرہ طبع دو ۳۵۴ طبع سوم ص ۳۴۴)

وحی کے ذریعہ حقائق

"بلکہ یہ وہ حقائق ہیں جو رب العالمین کی طرف سے بذریعہ وحی مجھے بتائے گئے ہیں۔"
(تذکرہ طبع دوم ص ۳۵۹)
(تذکرہ طبع سوم ص ۳۵۰)

پاک مطہر وحی

"مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی بیرونی اختلافات کا حکم ہوں۔" (تذکرہ طبع دوم ص ۳۶۳ طبع سوم ص ۳۵۳)

لوگوں پر آسمان سے وحی

"ایسے لوگ تیری مدد کریں گے جن پر ہم آسمان

سے وحی نازل کریں گے۔"

(تذکرہ طبع دوم ص ۳۷۵)

خدا کی وحی

"ان سے کہہ دے کہ میں اپنی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی وحی اور حکم سے یہ باتیں کہتا ہوں۔"

(تذکرہ طبع دوم ص ۳۹۵)

شعری وحی

"یہ شعر اللہ تعالیٰ کی وحی سے ہے۔"

(تذکرہ حاشیہ طبع دوم ص ۴۵۲ طبع سوم ص ۴۳۷)

خدا کی وحی

"رات کو میری ایسی حالت تھی کہ اگر خدا کی وحی نہ ہوتی تو میرے اس خیال میں کوئی شک نہ تھا کہ میرا آخری وقت ہے۔"

(تذکرہ طبع دوم ص ۴۵۹ طبع سوم ص ۴۴۴)

فقرات وحی الٰہی

کشفی حالت وحی کی طرف منتقل ہوگئی چنانچہ وہ تمام فقرات وحی الٰہی کے بعض اس کشف' سے پہلے اور بعض بعد میں تھے ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

(تذکرہ طبع دوم ص ۴۶۴ ص ۴۶۵ طبع سوم ص ۴۴۸ تا ۴۴۹)

میرے پاس جبرائیل آیا

"آئل جبرائیل ہے۔ فرشتہ بشارت دینے والا ہے۔ آیا میرے پاس آئل اور اس نے اختیار کیا (یعنی چن لیا تجھ کو) اور گھمایا اس نے اپنی انگلی کو۔

(تذکرہ طبع دوم ۴۶۵ طبع سوم ۴۴۹)

حضرت رؤف رحیم پر خدا کی وحی

"ہمارے مکرم خان صاحب محمد علی صاحب کا چھوٹا لڑکا عبدالرحیم سخت بیمار ہوگیا ۱۵ر اکتوبر کو حضرت اقدس (غلام احمد قادیانی) کی خدمت میں بڑی بے تابی سے عرض کی گئی ۔۔۔ حضرت رؤف رحیم (غلام احمد قادیانی) تہجد میں اس کے لئے دعا کر رہے تھے کہ خدا کی وحی سے آپ پر کھلا ۔۔۔ جب خدا تعالیٰ کی قہری وحی نازل ہوئی۔ اس جلالی وحی سے میرا بدن کانپ گیا۔"

(تذکرہ طبع دوم ص ۵۰۴ طبع سوم ص ۴۹۵)

نزول وحی

"حضرت (مرزا قادیانی۔ ناقل) جناب باری میں دعا کر رہے تھے کہ نزول وحی ہوا "سلاما" سلاما"۔

(تذکرہ طبع دوم ص ۵۲۸)

۳ بجے رات پاک وحی

"آج رات تین بجے کے قریب خدا تعالیٰ کی پاک وحی مجھ پر نازل ہوئی جو ذیل میں لکھی جاتی ہے۔ تازہ نشان تازہ نشان کا دھکہ۔

(تذکرہ طبع دوم ص ۵۳۰)

وحی الٰہی

خدا تعالیٰ نے مجھ سے یہ فرمایا کہ آخری حصہ زندگی کا یہی ہے جو اب گزر رہا ہے جو کہ عربی میں وحی الٰہی ہے ۔ یعنی تیری اجل مقدر ہے اب قریب ہے اور ہم تیری نسبت ایک بات بھی ایسی نہیں چھوڑیں گے جو موجب رسوائی اور طعن و تشنیع ہو۔

(تذکرہ ص ۳۵ طبع دوم)

نوٹ: مگر مرزا قادیانی کو خدا تعالیٰ نے خوب ذلیل و رسوا کیا اس کی تمام پیش گوئیاں بالکل جھوٹی نکلیں اور منہ مانگی موت وبائی ہیضے سے جہنم رسید ہوا۔ (ناقل)

زلزلے کی وحی

"خدا تعالیٰ کی وحی میں زلزلہ کا بار بار لفظ ہے ۔۔۔ اس کے بعد کیا دیکھتا ہوں کہ بڑے زور سے زلزلہ آیا ہے۔"

(تذکرہ طبع دوم ص ۵۳۶ تا ۵۳۷)

خاص وحی

"یہ خدا تعالیٰ کی خبر اور اس کی خاص وحی ہے جو عالم الاسرار ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں چھپ کر آؤں گا۔"

(تذکرہ طبع دوم ص ۵۴۰)

بطور وحی کے وحی ہوئی

"پھر بطور وحی کے زبان پر جاری ہوا"

(ص ۵۴۲ تذکرہ طبع دوم)

"وحی ہوئی زندگیوں کا خاتمہ"

(تذکرہ طبع دوم ص ۵۷۱ طبع سوم ص ۵۷۷)

تیرے شخص پر وحی نزول

"میں تیری جماعت کیلئے' تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا۔"

(تذکرہ طبع دوم ص ۵۷۸ طبع سوم ص ۵۸۳)

"خدا نے میرا دل وحی خفی سے اس طرف مائل کیا۔"

(تذکرہ طبع دوم ص ۵۸۰ طبع سوم ص ۵۸۷)

باقی صفحہ ۱۹ پر

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر ایف - ۹۱ - صرافہ
میٹھادر کراچی فون۔ ۲۴۵۵۷۳

وحی ہی وحی

"تیرے باپ دادوں کا ذکر منقطع ہو جائے گا۔ اور تیرے بعد سلسلہ خاندان کا تجھ سے شروع ہو گا" کے تحت حاشیہ میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے۔

"یاد رہے کہ ظاہری بزرگی اور وجاہت کے لحاظ سے اس خاکسار کا خاندان بہت شہرت رکھتا تھا ۔ اب خدا تعالیٰ اپنی وحی میں وعدہ دیتا ہے مجھے مخاطب کرکے فرماتا ہے کہ اب یہ خاندان اپنا رنگ بدل لے گا اور اس خاندان کا سلسلہ تم سے شروع ہو گا اور پہلا ذکر منقطع ہو جائے گا اور اس وحی الٰہی میں کثرت نسل کی طرف اشارہ ہے ۔ لیکن خدائے عالم الغیب جو دانائے حقیقت حال ہے بار بار اپنی وحی مقدس میں ظاہر فرمایا ہے ......پھر اور وحی میں میری نسبت فرماتا ہے ......پھر اپنی ایک اور وحی میں مجھ کو مخاطب کرکے فرماتا ہے ......میرے خاندان کی نسبت ایک اور وحی الٰہی ہے۔

(حاشیہ تذکرہ طبع سوم ص ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵)

نام بذریعہ وحی کے

شفیع اللہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی کے یہ میرا نام رکھا ہے اور اس کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کا شفیع۔ (تذکرہ طبع سوم ص ۶۷۰)

"برکت دی اللہ تعالیٰ نے تیرے الہام میں تیری وحی میں اور تیری خوابوں میں"

(حاشیہ تذکرہ طبع سوم ص ۶۷۳)

بقیہ: مومن کی شان

کوئی وجہ نہیں۔ ہاں حسن تدبیر اور حکمت و دانشمندی کے ساتھ داعیوں اور دینی کارکنوں کو اپنا سفر جاری رکھنا چاہئے اور ہمت و حوصلہ کے ساتھ جاری رکھنا چاہئے اس لئے کہ اس اندھیری مکافات عمل کا ایک وقت مقرر ہے وہ آکے رہے گا۔

بقیہ: روزے

مہربانی اس کا وظیفہ بھی تحریر کر دیجئے گا تاکہ یہ تکلیف دور ہو جائے اور میرے دل سے بے اختیار آپ کے لئے دعائیں نکلیں۔

ج..... روزے کی حالت میں ناک میں دوا ڈالنا درست نہیں، اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر آپ اس بیماری کی وجہ سے روزہ پورا نہیں کر سکتے تو آپ کو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے اور اگر چھوٹے دنوں میں آپ روزہ رکھ سکتے ہیں تو ان روزوں کی قضا لازم ہے اور اگر کسی موسم میں بھی روزہ رکھنے کا امکان نہیں تو روزوں کا فدیہ لازم ہے تاہم جن روزوں کا فدیہ ادا کیا گیا اگر پوری زندگی میں کسی وقت بھی روزہ رکھنے کی طاقت آگئی تو یہ فدیہ غیر معتبر ہو گا اور ان روزوں کی قضا لازم ہو گی۔

پیشاب کی بیماری روزے میں رکاوٹ نہیں۔

س..... میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں عرصہ دراز سے پیشاب کی مہلک بیماری میں مبتلا ہوں اور اس میں ۲۴ گھنٹے آدمی کا پاک رہنا بہت ہی مشکل ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں جبکہ مندرجہ بالا صورت حال درپیش ہو تو کیا آدمی روزہ نماز کر سکتا ہے کہ نہیں؟ اکثر لوگ یہ کہتے ہیں کہ پاکی ناپاکی سے کچھ نہیں ہوتا۔ نیت صاف ہونا چاہئے۔ قبول کرنے والا خداوند کریم ہے اور یہی وجہ ہے کہ میں نماز بالکل نہیں پڑھتا۔ کیا آپ مجھے اس سلسلہ میں مفید مشورہ دیں گے۔ مہربانی ہو گی۔

ج..... یہ بیماری روزہ میں تو رکاوٹ نہیں۔ البتہ اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ مگر چونکہ آپ معذور ہیں اس لئے ہر نماز کے لئے نیا وضو کر لیا کیجئے۔ جب تک اس نماز کا وقت رہے گا آپ کا وضو اس عذر کی وجہ سے نہیں ٹوٹے گا جب ایک نماز کا وقت نکل جائے پھر وضو کر لیا کیجئے۔ نماز روزہ چھوڑ دینا جائز نہیں۔

مرض کے عود آنے کے خوف سے روزے کا فدیہ دینے کا حکم

س..... مجھے عرصہ پانچ سال سے گردے کے درد کی تکلیف رہتی ہے۔ پچھلے سال میں نے پاکستان جاکر آپریشن کرایا ہے اور پتھری نکلی ہے، آپریشن کے تقریباً" چار ماہ بعد پھر پتھری ہو گئی یہاں پر (بحرین میں) میں نے ایک قابل ڈاکٹر کے پاس علاج کرانا شروع کیا۔ ڈاکٹر نے مجھے صرف پانی پینے کو کہا۔ میں دن میں تقریباً" چالیس گلاس پانی پیتا رہا۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے پتھری خود بخود پیشاب کے ساتھ نکل گئی۔ ڈاکٹر نے مجھے کہا ہے کہ کئی آدمیوں کے گردے ایک پوڈر سا بناتے ہیں جو کہ پتھری کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اگر تم روزانہ اسی طرح پانی پیتے رہو تو پتھری نہیں ہو گی، اگر پانی کم کرو گے تو دوبارہ پتھری ہو جائے گی۔ ڈاکٹر مسلمان ہے اور بہت ہی اچھا آدمی ہے۔ اس نے مجھے منع کیا ہے کہ مجھے معلوم ہے کہ پاکستانی روزہ نہیں چھوڑتے مگر تم بالکل روزہ نہ رکھنا کیونکہ اس طرح تم پانی پینا چھوڑ دو گے اور پتھری دوبارہ ہو جائے گی اب میں سخت پریشان ہوں کہ کیا کروں؟

ج..... اگر اندیشہ ہے کہ روزہ رکھا گیا تو مرض عود کر آئے گا تو آپ ڈاکٹر کے مشورہ پر عمل کر سکتے ہیں اور جو روزے آپ کے رہ جائیں اگر سردیوں کے دنوں میں ان کی قضا ممکن ہو تو سردیوں کے دنوں میں یہ روزے پورے کریں ورنہ روزوں کا فدیہ ادا کریں۔

۱۹ تا ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ بمطابق ۹ تا ۱۵ فروری ۱۹۹۶ء

انسانی حقوق، عیسائی حضرات کے لئے لمحہ فکریہ ٹائیٹل پر شامل ہے، مگر اندرونی صفحات میں شائع نہیں ہو سکا۔ یہ مضمون آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

ادارہ

مرزائیت لاہوری گروہ کے عقائد کا جائزہ

محمد یعقوب خان پوری درجہ تخصص ختم نبوت کراچی

قادیانیت کی اس شاخ نے جس کا مرکز قادیان ربوہ اور اب لندن میں اسلام آباد ہے، جس کی قیادت مرزا غلام احمد کے بڑے بیٹے مرزا بشیر الدین کے بعد مرزا ناصر کے ہاتھ میں رہی' اور اب مرزا کا پوتا مرزا طاہر احمد کر رہا ہے' مرزا غلام احمد کی نبوت کے عقیدہ کو اپنی جماعت کی اساس بنایا ہے۔ وہ پوری وضاحت اور استقامت کے ساتھ اس عقیدہ پر قائم ہے۔ اس عقیدہ پر علمی و اسلامی نقطہ نظر سے جو تنقید کی جائے اور اس کو اسلام سے جس قدر بعید اور اس کے لئے خطرناک سمجھا جائے وہ درست ہے لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس شاخ نے ایک واضح اور قطعی موقف اختیار کیا ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ مرزا کے منشا کی صحیح ترجمانی و نمائندگی اور ان کی تعلیمات و تصریحات کی محض صدائے بازگشت ہے۔

لیکن لاہوری شاخ کا موقف (جس کی قیادت مولوی محمد علی کرتا ہے) بڑا عجیب اور ناقابل فہم ہے۔ مرزا کی تصنیفات اور تحریروں کا مطالعہ کرنے والا قطعی اور بدیہی طور پر دیکھتا ہے کہ وہ صاف صاف نبوت کا مدعی ہے' اور جو اس پر ایمان نہ لائے اس کی تکفیر کرتا ہے۔ وہ اپنی کتابوں میں پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ میں نبی ہوں' صاحب وحی ہوں' صاحب امر و نہی اور صاحب شریعت ہوں' میرا منکر کافر اور جہنمی ہے۔ لیکن مولوی محمد علی مرزا صاحب کے خود ان کی ذات اور ان کی اولاد سے زیادہ ہمدرد ہیں۔ وہ ثابت کرتے ہیں کہ مرزا نے کہیں اصطلاحی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ انہوں نے اس سلسلہ میں جہاں جہاں نبوت۔ وحی و کفر وغیرہ کے الفاظ استعمال کئے ہیں وہ محض صوفیانہ اصطلاحات اور مجازات و استعارات ہیں۔ ظاہر ہے کہ معروف و مروج الفاظ اور مشہور دینی اصطلاحات کو تصوف کا رمز اور مجاز و استعارہ ثابت کرنے کے بعد ہر مصنف اور ہر داعی کی تقریر و تحریر کی ہر طرح تاویل و توجیہ ہو سکتی ہے تو پھر کسی چیز کا بھی ثبوت ممکن نہیں۔

مولوی محمد علی اور اس کے پیروکار مرزا کو چودہویں صدی کا مجدد اعظم اور مصلح اکبر اور اس سے بڑھ کر مسیح موعود مانتے ہیں اور اس نقطہ پر مرزائیوں کی دونوں شاخوں کا اجتماع ہو جاتا ہے۔ ان کی تفسیر میں مرزا کے مسیح موعود ہونے کے الفاظ موجود ہیں۔ سورہ آل عمران کی آیت و رسولا" الی بنی اسرائیل کی تفسیر کرتے ہوئے اس نے لکھا ہے کہ:

" محمد ﷺ کے بعد جو کافۃ الناس کی طرف مبعوث ہوگئے اور جن کا زمانہ نبوت قیامت تک ممتد ہے کسی دوسرے رسول یا نبی کا محتاج اپنے آپ کو سمجھنا اس نعمت عظمیٰ کی ناشکر گزاری ہے۔ پس حدیث میں جو ابن مریم کے آنے کی پیش گوئی ہے اس کے معنی صرف یہی ہو سکتے ہیں کہ اس امت میں سے کوئی شخص ابن مریم کے رنگ میں آجائے جس طرح الیاس کے دوبارہ آنے کی پیش گوئی یوں پوری ہوئی کہ حضرت یحییٰ الیاس کے رنگ میں آگئے . حضرت عیسیٰ کو قرآن کریم کی یہ تصریح امت محمدیہ میں آنے سے روکتی ہے۔"

(تفسیر بیان القرآن حصہ اول صفحہ ۳۱۵ مولف مرزا محمد علی قادیانی)

انہوں نے اپنی تصنیفات میں عام طور سے مرزا کے لئے مسیح موعود کا لقب استعمال کیا ہے۔ ہمیں یہاں پر ان کے اس عقیدہ کے بجائے ان کی تفسیر پر ایک ناقدانہ نظر ڈالنی ہے اور یہ دیکھنا ہے کہ اس سے کس رجحان کا پتہ چلتا ہے اور وہ کس طرح کا دینی ذہن اور فہم پیدا کر سکتی ہے۔

تفسیر بیان القرآن

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مولوی محمد علی لاہوری کے ذہن نے سرسید کے لٹریچر اور ان کی تفسیر قرآن کے اسلوب اور ان کے فکر کو پورے طور پر جذب کر لیا تھا۔ مولوی نور الدین کے درس تفسیر اور صحبت نے اس رجحان اور ذوق کو مزید تقویت اور غذا پہنچائی وہ اس طبقہ اور گروہ کے بہترین نمائندہ ہیں۔ لیکن اس کی ذہنی ساخت اور اس کی گزشتہ تعلیم و تربیت غیبی حقائق اور ماورائے عقل واقعات کو قبول کرنے سے بالکل قاصر ہے۔

ان حقائق غیبی اور معجزات و مافوق الفطرۃ واقعات کی تشریح اس طرح کی جائے کہ جدید نظریات و معلمات سے وہ متصادم نہ ہوں اور ان کے تسلیم کرنے میں ذہن پر غیر ضروری بار نہ پڑے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے وہ آیات قرآنی کی تفسیر اور تاویل میں ہر طرح کا تکلف اور ہر طرح کی موشگافی کرنے کے لئے تیار رہتا ہے اور ہر کمزور سے کمزور چیز کا سہارا لینے سے بھی اس کو عذر نہیں۔ وہ اپنی تشریحات اور تاویلات میں اصول تفسیر' زبان و ادب کے قواعد' عرف و استعمال' قدیم کلام کی سند و حجت قرآن کے مخاطبین اولین اور اہل زبان کے فہم' متقدمین کی تفاسیر' غرض ہر اس چیز سے جو اس راہ میں حارج اور قرآن مجید اور فہم جدید کی تطبیق میں خلل انداز ہو دستبردار ہونے کے لئے تیار ہے۔ سرسید کی تفسیر کا ضخیم دفتر اور مولوی محمد علی لاہوری کے تفسیری نوٹس اور حواشی اس طرز تفسیر کا بہترین نمونہ ہیں۔ (خلاصہ یہ ہوا کہ ان کا نظریہ ہے کہ پہلے جتنے مفسرین اور فقہاء اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جو قرآن کریم کو سمجھا ہے وہ سب غلط سمجھا ہے ہم نے

ہی قرآن کو صحیح سمجھا ہے اور انبیاء علیہم اسلام کے معجزات کا انکار کرتے ہیں اس لئے قرآن کریم میں جہاں کسی نبی کے معجزہ کا ذکر آیا ہے تو اس کی اپنی عقل کے موافق قرآن کریم کی تفسیر بھی بدل دی ہے) یہاں نہایت اختصار کے ساتھ صرف چند نمونے پیش کئے جاتے ہیں۔

ا..... سورہ بقرہ میں فرمایا گیا ہے:

واذاستسقٰی موسٰی لقومہ فقلنا اضرب بعصاک الحجر فانفجرت منہ اثنتا عشرۃ عینا قدعلم کل اناس مشربہم (البقرہ)

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم بنی اسرائیل کے لئے (جو ایک بے آب و دشت میں پڑ گئی تھی) پانی مانگا تو ارشاد ہوا کہ اپنا عصا چٹان پر مارو۔ چنانچہ اس عمل سے قدرت الٰہی سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور بنی اسرائیل کے بارہ قبائل نے آسودہ ہو کر اپنی پیاس بجھائی۔ (تمام مفسرین عہد رسالت سے لے کر اس وقت تک یہی تفسیر کرتے رہے ہیں) لیکن اس میں یہ ماننا پڑتا ہے کہ بنی اسرائیل کے لئے چٹان سے پانی چشمے مافوق الفطرۃ اور خارق عادت طریقہ پر جاری ہوئے۔ یہ بات چونکہ روز مرہ کے مشاہدہ اور طبعیات اور علم طبقات الارض کے عام قوانین سے الگ ہے۔ (جو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ ہے) اس لئے اس ظاہری معنی کو چھوڑ کر مولوی محمد علی لاہوری نے ضرب اور عصا کے معنی کو بھی بدل دیا ہے۔ اضرب کا معنی ضرب فی الارض یعنی زمین میں چلنا اور عصا کا معنی اجتماع' جماعت اور پھر الفاظ کے ان مجازی معنی کی مدد سے آیت کا ترجمہ یہ کیا ہے "اپنی جماعت کے ساتھ پہاڑ پر چلے جاؤ" اور اس کی تفسیر یہ کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو کسی پہاڑ پر چلے جانے کی ہدایت فرمائی جہاں ان کو بارہ چشمے مل گئے۔

(بیان القرآن جلد ۱ صفحہ ۴۴)

اسی سورہ بقرہ میں فرمایا:

واذقتلتم نفسا فادرء تم فیہا واللہ مخرج ماکنتم تکتمون○

فقلنا اضربوہ ببعضہا کذلک یحی اللہ الموتٰی ویریکم آیٰتہ لعلکم تعقلون○

اس کے مشہور معنی اور تفسیر یہی ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک قتل ہو گیا تھا۔ قاتل کا پتہ نہیں چلتا تھا۔ مقتول کے ورثاء نے حضرت موسیٰ سے اس کے متعلق دریافت کرنے کی درخواست کی۔ ان کو ایک گائے ذبح کرنے کا حکم ہوا انہوں نے بعد از خرابی بسیار اس حکم کی تعمیل کی۔ اللہ تعالیٰ نے حکم الٰہی کی مصلحت اور اس کی تعمیل کا فائدہ بتلانے کے لئے حکم دیا کہ اسی گائے کا ایک ٹکڑا مقتول کے جسم سے مس کرو وہ اپنے قاتل کا نام بتلا دے گا۔ بنی اسرائیل کو احکام کی عظمت اور ان کی تعمیل کی برکت اور منفعت بتلانے کے لئے یہ طریقہ نہایت مناسب و موزوں تھا اور ایک خالی الذہن آدمی آیات کے سیاق و سباق سے یہی معنی سمجھے گا۔ (اور نزول قرآن سے لے کر آج تک سب مفسرین نے یہی مراد لیا) لیکن چونکہ اس میں کئی مافوق الفطرۃ اور خارق عادت واقعات کو تسلیم کرنا پڑتا ہے اس لئے مولوی محمد علی لاہوری نے اس کی بالکل الگ تفسیر بیان کی ہے۔ (جو بالکل قرآن کے منشاء کے خلاف ہے) وہ لکھتا ہے:

قرائن صفائی سے بتاتے ہیں کہ ان الفاظ میں کسی نبی کے قتل کا ذکر ہے دوسری طرف یہ بھی ظاہر ہے کہ ایسا نبی جس کے قتل میں اختلاف ہوا ہو اور کامیابی نہ ہوئی ہو وہ مسیح علیہ السلام ہیں۔ گویا قوم یہود کی بے اعتدالیوں کا نقشہ کھینچا ہے کہ ایک طرف تو گائے تک کو ذبح کرنے میں اس قدر لیت و لعل کرتے ہیں اور دوسری طرف ایک عظیم الشان نبی کو قتل کرنے میں اس قدر دلیری ہے۔ (رہا یہ سوال کہ) فقلنا اضربوہ ببعضہا سے کیا مراد ہے؟ اضربوہ میں ضمیر نفس کی طرف جاتی ہے کیونکہ بعض وقت نفس کی ضمیر بلحاظ معنی مذکر آجاتی ہے اور ببعضہا کی ضمیر فعل قتل کی طرف جاتی ہے یعنی بعض قتل سے اس کو مار دو یا فعل قتل اس پر پورا اس پر وارد نہ ہونے دو ...... اور یہی سچ ہے کہ حضرت مسیح پر پورا فعل قتل وارد نہیں ہوا۔ صلیب پر آپ صرف تین گھنٹہ رہے اور اتنی تھوڑی دیر میں کوئی شخص صلیب کی موت مر نہیں سکتا۔ آپ کے ساتھ جو چور صلیب دیئے گئے تھے۔ ان کی ہڈیاں توڑی گئیں۔ آپ کی ہڈیاں نہیں توڑی گئیں۔ یہی فاضربوہ ببعضہا ہے اور کذلک یحیی اللہ الموتٰی کہہ کر بتادیا کہ جس کو تم مردہ خیال کر بیٹھے تھے اسے خدا نے یوں زندہ رکھا"

(بیان القرآن صفحہ ۵۰ تا ۵۱ جلد ۱)

ایک معجزہ کے وقوع سے بچنے کے لئے کس طرح تکلف سے لیا گیا ہے اور کس طرح مونث کی ضمیر کو مذکر اور مذکر (فعل قتل) کی ضمیر کو مونث ثابت کیا گیا ہے اور سیاق و سباق کے بالکل برخلاف ان آیات کو حضرت مسیح سے متعلق کیا گیا ہے۔

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دکان
صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس
اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی
فون نمبر: ۲۴۳۵۸۰۳

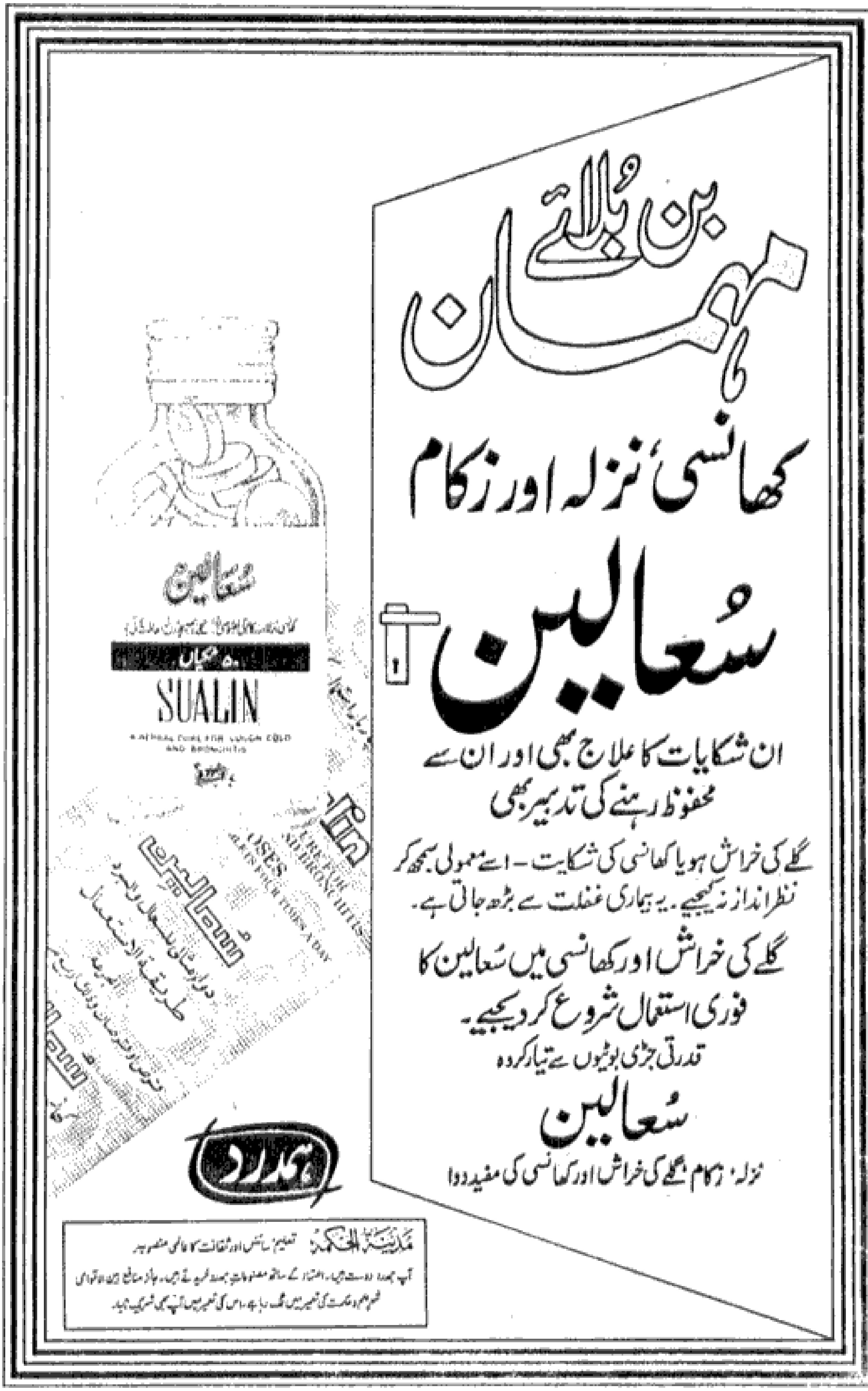

Adarts-SUA-23/95

"Related to me my mother that hazrat 'promised Masih', did not keep Ramadhan fasts in the year when he had fits and gave propitiatory alms in lieu. The following Ramadhan he started fasting but after eight or nine fasts he had a fit and did not fast during the remaining days. In the next Ramadhan he had barely kept ten or eleven fasts when he underwent fits and again he discontinued fasting for the remaining period. Next year he was in his thirteenth fast when he had a severe fit just before sundown. Consequently he broke his fast and did not fast for the remaining days but paid alms in lieu. *(It is a pity that 'hazrat' had fits particularly in Ramadhan. —Compiler).* Thereafter, he fasted regularly in all the months of Ramadhan. *(But in spite of his having strength for fasting he did not keep 'qadha' fasts in lieu of the unkept fasts of the past. —Compiler).* However, two to three years before his death he could not keep any fast. He compensated for the missed fasts with propitiatory alms.

"This humble self asked mother whether he kept any compensatory fasts in lieu of the missed ones. She replied in the negative and added that he only paid the propitiatory money. This humble self submits that in the beginning when hazrat 'promised Masih' had those attacks of fits and dizziness he was in poor health and had become very weak." *(Especially in Ramadhan! --Compiler).*

From: *Seerat ul Mahdi* by Mirza Bashir Ahmad Vol. 3, p. 131.

"Doctor Mir Muhammad Ismail Sahib told me that once in Ludhiana hazrat 'promised Masih' was fasting in Ramadhan. He had a fit of heart suffocation; his hands and feet became cold. The sun-down was quite close but he broke his fast forthwith." *(Anyway, he had absolved himself from the obligation of keeping compensatory fasts. — Compiler)*

NO HAJ, NO ZAKAT, NO ETIKAF, NO TASBIH

From: *Seerat ul Mahdi* by Mirza Bashir Ahmad, Vol. 3, p. 119.

"Doctor Mir Muhammad Ismail Sahib told me that hazrat 'promised Masih' never performed Haj, never gave Zakat, never sat in Etikaf and never kept a Tasbih and in my presence he refused to eat tropical sand lizard.

"This humble self submits...... he probably sat in 'Etikaf' before his *'mamooriat'* (commissioning). Later on, he did not do Etikaf because of the pen crusade he waged and other engagements, as such godly acts take precedence over 'Etikaf'. "

(But the holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم *never abandoned Etikaf! Compiler).*

"And he did not give Zakat because it never accrued to him". *(In other words he feigned poverty all his life though he retained the title of* رئیس قادیان *("Lord of Qadian") and enjoyed regal splendour. — Compiler).*

REASONS FOR NOT PERFORMING HAJ: KILLING SWINE FIRST PRIORITY

From: *Malfoozat e Ahmadiya,* edited by Manzoor Ilahi Qadiani, Vol. 5 , p.264.

A letter from Maulvi Muhammad Husain Batalvi was read out in the presence of hazrat 'promised Masih' in which he had objected: "Why do you not perform Haj?" In reply, hazrat 'promised Masih' said: "My first priority is to kill swine and break the 'Cross'. At the moment, I am killing swine, — *many of them have died but some hard souls are still alive. Let me be free from this first". *(All his life he killed swine but neither they died nor did Mirza go for Haj.—Compiler).*

---

* *(Compiler: Mirza himself goes out hunting swine but ridicules what has been said in Hadith that hazrat Masih (Peace be upon him) would kill the swine. To wit: in Seerat ul Mahdi, Mirza's son Bashir Ahmad relates as follows):*

"Mian Imam Din Sikhwani told me that hazrat 'promised Masih' used to say that his opponents said that after Masih's arrival, people would go to his house to meet him but his household would inform them that Masih had gone into the woods to kill swine. Hearing that they would be surprised and would say what sort of Masih was that who went out for pig hunting instead of affording guidance to the people. He (Mirza) would then say that arrival of such a man could only please the cobblers, sweepers and vagrants who normally did that work; otherwise, how Muslims could be happy over that, asked Mirza. And then he would laugh heartily till his eyes started watering". *(Seerat ul Mahdi* by Mirza Bashir Ahmad, Vol. 3. p.291-292).

ضروریات دین کا انکار

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بعد کے زمانہ میں کچھ لوگ آئیں گے جو کانے دجال کو افسانہ بتائیں گے 'قرب قیامت میں سورج کے مغرب کی جانب سے طلوع ہونے کا انکار کریں گے 'عذاب قبر کی تکذیب کریں گے 'اور دوزخ میں جل بھن کر اس سے نجات پانے والوں کا انکار کریں گے۔"

"Doctor Mir Muhammad Ismail related to me that once in summer, Peer Siraj ul Haq led 'Maghrib' prayers in Masjid 'Mubarak'. The honourable sire, peace be on him, was also a *muqtadi* in this prayer. In the third *'rakat'* after *'rukoo'* instead of the prescribed Arabic hymn سمع اللہ لمن حمدہ he recited a Persian poem of honourable sire beginning with the couplet:

اے خدا اے چارہ آزارِ ما

(Translation: O God, The Assuager of our troubles)

"This humble self submits that although the Persian poem is a high-class salvation commune which is full of spiritualism but the well-known precept is to recite only the *masnoon* invocations in salat". *(Particularly recital of non-Arabic prayers falsifies the 'salat.' —Compiler).*

CARE NOT FOR PRECEPT

Extract from a Speech delivered by Mufti Muhammad Sadiq Qadiani, published in newspaper, *'Al Fazl'*, Qadian, Vol.12, p.77, Jan 17, 1925.

"Once, Maulvi Abdul Karim was leading the prayers. After the second 'rakat' when everybody got up from the sitting posture (قعدہ) to standing position (قیام) at the start of third 'rakat', hazrat sahib kept sitting unawares in 'At-Tahiyat' (التحیات). When the Maulvi Sahib said 'Takbir' (تکبیر) for going into 'Rukoo' (رکوع), it was then that he realised the matter. Huzoor got up and (straight away) joined in 'Rukoo'.

"After prayers, honourable sire called for Maulvi Noor ud Din and Maulvi Muhammad Ahsan and presented the situation before them, saying that as he had joined straight away in the 'Rukoo' (رکوع) without reciting 'Fateha' (فاتحہ) what was the precept of *'Shariat'* in that eventuality. *(Good God! The Qadiani pseudo-prophet is seeking guidance from his "Ummati"! —Compiler)* Maulvi Muhammad Ahsan pointed out several *'Shariat'* regulations, precepts and possibilities but nothing decisive. *(Compiler: How could he give a ruling because the wrong-doer was no less a person than the 'Sire' himself?)*

Maulvi Abdul Karim, whose final days had taken on 'lover's hues', burst forth: 'No precept, this or that. What sire did is correct'". *(As if the grand sire is above the shariat. —Compiler).*

CLODS OF EARTH AND JAGGERY IN ONE POCKET

From: *Mirza Sahib Key Halat* compiled by Mairaj ud Din Ahmad Qadiani, Appendix to *'Braheen e Ahmadiya'* Vol. 1, p. 67.

"He (Mirza) loves sweets, but he is also suffering from excessive urination since long. In those days sometimes he kept earth clods (handy) in his pocket and in the same pocket used to put jaggery (گڑ) pieces too". *(It will be rather unfair if this hygienic habit and refined taste is not appreciated. —Compiler).*

MEMORIZING THE QURAN

From: *Seerat ul Mahdi* by Mirza Bashir Ahmad, Vol. 3, p. 44.

"Doctor Mir Muhammad Ismail Sahib told me that hazrat 'promised Masih' had not memorized continuous portions of Quran Majeed or its long *Suras*. But he certainly grasped the diverse plurality of Quranic meanings. However, he could not recall most of the Quran in the style of 'hifz' (memorizing).

Mirza Sahib claims that he is the 'autar' [reincarnated form] of Muhammad-ur-Rasul Allah صلی اللہ علیہ وسلم [Zamima Jihad, p. 4]; that is, just as Ibrahim علیہ السلام in accordance with his nature, disposition and intrinsic resemblance, had a second birth, two and a half thousand years after his death, in the house of Abdullah, son of Abdul Muttalib, and was called by the name of Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم [Tiryaqul Quloob, p. 349], in the same manner Muhammad-ur-Rasul Allah صلی اللہ علیہ وسلم in consonance with his natural disposition and appearance was reborn in Qadian in the house of Mirza Ghulam Murtaza and was named Mirza Ghulam Ahmad Qadiani. In his first 'janam' (birth) Muhammad-ur-Rasul Allah صلی اللہ علیہ وسلم was 'hafiz' [memorizer] of the Quran, why did he forget the Quran in his 'second janam'? —Compiler).

NO 'QADHA' FOR BROKEN RAMADHAN FASTS

From: *Seerat ul Mahdi* by Mirza Bashir Ahmad, Vol. 1, p. 51.

CONVERSATION WITH ALLAH

From: *Seerat ul Mahdi,* written by Mirza Bashir Ahmad, (son of Mirza Ghulam Ahmad), Vol. 3, p.214.

"Maulvi Rahim Bux Sahib resident of Talaundi, District Gurdaspur, informed me in writing that when Hazrat 'promised Masih' (Mirza Ghulam Ahmad) went to Amritsar to see (the progress of) printing of *Braheen-e-Ahmadiya,* he said to him after seeing the printing: "Maulvi Rahim Bux, come, let's go for a walk."

"When he was strolling in a garden, this humble self submitted: "Hazrat, while you busy yourself in a stroll, Allah's saints busy themselves day and night in prayers".

"He was pleased to reply: "Saints are of two types: the painstaking like Hazrat Baba Fareed Shakargunj and the "God-inspired"* such as Abul Hassan Kharqani, Muhammad Akram Multani, Mujaddid Alf-e-Thani. Saints of the second type are of a higher rank. Allah abundantly talks to them and I am of those". *(As if tall claims are a substitute for worship! Compiler).* At that time he claimed only to be "God-inspired." *(Which claim progressively rose to Messiahship, then to Prophethood and finally to Godhood! —Compiler).*

AUTHORSHIP AND ACCUMULATION OF PRAYERS

From *Seerat ul Mahdi,* by Mirza Bashir Ahmad, Vol. 3, p.202.

"Doctor Meer Muhammad Ismail informed me in writing that he disagreed with me regarding some of the year-wise recorded narrations of *Seerat ul Mahdi* under serial number 467 as given below..... "(13). You did not mention (Mirza) having offered accumulated prayers for two months continuously in 1901."

"This humble self submits that this is correct that he did accumulate his prayers for a long time." *(Because Mirza Saheb was busy in those days in writing a book so he would offer 'Zuhar' and 'Asr' prayers together to save time! —Compiler).*

MIRZA LIKED MASSAGING BY AIYSHA

From: Statement of Ghulam Muhammad Qadiani, husband of Aiysha, published in Newspaper, *Al-Fazl,* March 20, 1928, pp.6-7.

"My late wife.... went to hazrat 'promised Masih' at the age of fifteen in *'Dar ul Aman'*.... The Sire very much liked her service of massaging his feet."

OFFERING SALAT WITH BETEL AND NUT IN MOUTH

From: *Seerat ul Mahdi* by Mirza Bashir Ahmad, Vol. 3, p. 103.

"Doctor Mir Muhammad Ismail related to me that once Hazrat Sahib had so severe cough that he could not breathe. With betel and nut in mouth he felt some relief. He therefore offered salat keeping the betel and nut in his mouth."

IMAM COMPLAINING OF STOMACH WIND-ESCAPES

From: *Seerat ul Mahdi* by Mirza Bashir Ahmad, Vol. 3, p. 111.

"Doctor Mir Muhammad Ismail told me that once Maulvi Abdul Karim could not lead prayers for some reasons. The first Khalifat ul Masih, (Hakim Noor ud Din Sahib) was not present either. Then Hazrat Sahib asked late Hakim Fazal Din Sahib to lead the prayers.

"Hakim Fazal Din submitted: "Your honour knows that I suffer from the disease of piles and every now and then my wind escapes. How can I lead the prayers?"

"The honourable sire asked him whether his (Hakim Fazal's) salat was duly accomplished despite that trouble? Hakim Fazal Din replied in the affirmative. The honourable sire said: "Then, ours will also be duly accomplished. You lead."

"This humble self submits: Uncontrollable wind-escapes, if frequent due to disease, do not annul wudhu (ablution)." *(But is it admissible to direct such a person to lead prayers as an Imam? —Compiler).*

RECITAL OF PERSIAN POEM IN SALAT

From: *Seerat ul Mahdi* by Mirza Bashir Ahmad, Vol. 3, p. 138.

* محدّث

WRITINGS SPEAK ABOUT MIRZA QADIANI

By
Maulana Muhammad Yusuf Ludhianvi

Translated by:
K. M. Salim

Edited by:
Dr. Shahiruddin Alvi

بسم اللہ الرحمن الرحیم

In response to Maulana Muhammad Yusuf Ludhianvi's wishes, I stand charged to translate into English language some extremely useful articles written in Urdu on Dualistic-infidelity of the Qadiani Faith. In accepting this duty, I have been prompted by certain considerations:

(1) Since all such writings are in Urdu which most of our non-Pakistani Muslim brethren, living in other countries, cannot read, it is important to translate them into English; because:

 (a) English is a fairly-known and widely-read language of the world, and
 (b) Many of our Brethren, in Africa and other Continents, do know English to a satisfactory extent.

(2) Qadiani Apostatic-Dualism must be brought into the knowledge of Muslim brethren who may be misled, by ignorance, into taking Qadiani Dualistic-infidelity as Islam. Hence the need for translation.

(3) Finally, Qadianis have now set up their Headquarters in England and have easy means to produce their misleading literature in English language. It is therefore incumbent on us to fight out their falsehood and lay bare their hypocrisy by producing writings in English; otherwise, our Muslims in the world may consider Qadianism as some Muslim sect or may sympathise with them. Beware! both possibilities will turn a Muslim into a Kafir; understand this clearly. (Allah save us).

For reasons mentioned above, I chose the medium of English for my translations.

Here I have a request to make:

Is it possible for our non-Pakistani Muslim brethren who are living in other countries to translate these writings from English into their mother tongue? Are they prepared to do this Islamic service?

Who would not do this service for Islam if he has time at his disposal? Who does not want his writings, upholding Islam, against Qadiani ژرژ to be attached to his "Charter of Worldly Deeds" which is written by Venerable Recorders? No wonder, if on the Day of Judgement, this 'sinful slave' may ask Allah (while Allah, the Exalted has pre-knowledge) to look at the Appendix attached to his نامۂ اعمال at the end! And Allah is Discerning! And who would not like to carry the happy 'load' of his Translation proudly to the Prophet صلی اللہ علیہ وسلم saying: Ya Rasool Allah! Intercede for us because Allah has exalted your fame and we too have contributed our shares to your رفعِ ذکر

Something about the translation which is in your hands. Every endeavour I have made to translate the original text with precision. For this reason, some incongruity in language is noticeable here and there, but I tolerated. I could have streamlined but I refrained. The only additions are bracketed explanatory and Compiler's notes. These are, I am afraid, necessary adjuncts to forthright grasp.

If readers go through this write-up, I am certain they will emerge wiser.

K. M. Salim

سلسلہ نمبر۱۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قارئین ختم نبوت سے تین سوال

محترم قارئین آپ کی دلچسپی کے لئے قادیانیت سے متعلق سوال و جواب کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ہم ہر دفعہ تین سوال شائع کریں گے جن کے جوابات آپ حضرات ڈاک کے ذریعے ارسال کر سکتے ہیں۔ سب سے پہلے موصول ہونے والے مکمل صحیح حل پر ۳ ماہ کی کے لئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔ ایک غلطی والے حل پر ۲ ماہ کی مدت کے لئے اور دو غلطی پر ایک ماہ کی مدت کے لئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔

سوال نمبر۱...... مسیلمہ کذاب کے فتنے کو کس خلیفہ راشد کے دور میں ختم کیا گیا؟

سوال نمبر۲...... آنحضرت ﷺ نے امت میں کتنے جھوٹوں کے پیدا ہونے کی پیشن گوئی فرمائی؟

سوال نمبر۳...... مرزا طاہر کے (سابق) سیکریٹری کا نام بتایئے جو اسلام قبول کر چکے ہیں؟

ٹوکن شمارہ ۳۷ سلسلہ نمبر۱۵

ٹوکن شمارہ ۳۶ سلسلہ نمبر۱۴

نام ____________

ولدیت ____________

مکمل پتہ ____________

____

ذاتی مصروفیات ____________

____

خط و کتابت کیلئے:

انچارج انعامی مقابلہ ہفت روزہ ختم نبوت "انٹرنیشنل" پرانی نمائش

ایم اے جناح روڈ کراچی کوڈ نمبر ۷۴۴۰۰

اہم ہدایات:

۱...... ساتھ منسلک ٹوکن کاٹ کر صحیح اندراج کر کے خط میں ارسال کیا جائے ورنہ حل مکمل تصور نہیں کیا جائے گا۔

۲...... تمام سوالات کے جواب صاف ستھرے کاغذ پر تحریر کریں۔

۳...... ہر شمارہ کا حل اس سے ایک شمارہ کے بعد شائع کیا جائے گا۔

۴...... جوابی ٹوکن انچارج انعامی مقابلہ "ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل" کے نام سے ارسال کریں ورنہ کالعدم شمار ہوگا۔ نیز لفافے پر انچارج انعامی مقابلہ لکھنا نہ بھولیں۔

عقیدہ ختم نبوت کی سربلندی، ناموس رسالت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ساتھ دیجئے۔

اپیل

الحمد للہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے قیام سے لے کر اب تک

فتنہ قادیانیت کا کامیابی کے ساتھ تعاقب کر رہی ہے۔

○ عالمی مجلس کے راہنماؤں اور مبلغین کی کوششوں سے اب تک ہزارہا افراد قادیانیت سے تائب ہو چکے ہیں۔ صرف ایک افریقی ملک "مالی" میں ۳۰ر۳۵ ہزار افراد حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ ○ جماعتی لٹریچر (جو متعدد زبانوں میں شائع ہو چکا ہے اور مزید زبانوں میں شائع کرنے کی کوششیں جاری ہیں) اور جماعتی مبلغین کے ذریعے پوری دنیا قادیانیت کے دجل و فریب سے آگاہ ہو رہی ہے۔ ○ تبلیغی نظام کافی وسیع ہو چکا ہے۔ متعدد بیرونی ملکوں میں جماعتی شاخوں کے علاوہ دفاتر اور قرآنی تعلیم کے لئے مکاتب قائم ہو چکے ہیں۔ اندرون ملک ۵۰ سے زائد ہمہ وقتی مبلغ اور ۱۰ دینی مدارس قائم ہیں۔ مدارس میں بیرونی طلباء کے اخراجات عالمی مجلس آپ حضرات کے دیئے ہوئے عطیات سے پورا کرتی ہے۔ ○ جماعت کے ہفتہ وار رسالے قادیانیت کے پرزور تعاقب میں مصروف ہیں۔

وسط ایشیا کی آزاد ریاستوں میں دس لاکھ قرآن مجید کی تقسیم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک منفرد کارنامہ ہے

عالمی مجلس کو اپنے ان اہداف و مقاصد میں کامیابی کے لئے آپ کے تعاون کی اشد ضرورت ہے۔

ہم شمع ختم نبوت کے پروانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ زکوۃ، صدقات

فطرہ اور عطیات سے دل کھول کر عالمی مجلس کی امداد فرمائیں۔

(حضرت) خواجہ خان محمد	(مولانا) محمد یوسف لدھیانوی	(مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری
امیر مرکزیہ	نائب امیر	مرکزی ناظم اعلیٰ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ترسیل زر کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان، پاکستان۔ فون:۔ ۵۱۴۲۲

کراچی کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ، پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ، کراچی۔ ۷۴۴۰۰

فون ۷۷۸۰۳۳۷۔ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

نوٹ:۔ کراچی کے احباب الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۷-۹۲ میں براہ راست رقم جمع کر کے دفتر کو اطلاع دیں۔

REGD. NO. SS 160